بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ۔ ما بعد للعہ

ایجان منتظر خوش باش کا مد لستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶

نمبر

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

گرچہ گویم بانو گرائی چہادر قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی نشفا بینی عوض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا ۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

انبیاء و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز صبح و عشاء و جنتری

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	[illegible]	۷۵	۷۵	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ ۔ بعض دوستوں کی فرمائش سے یہ اوقات تجربۃً لکھے گئے ہیں اور لاہور وقت کے مطابق ہیں اگر مفید ثابت ہوئے ۔ تو باقی اوقات بھی لکھے جاوینگے مگر مختلف شہروں میں فرق پڑ جاتا ہے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ تین بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ تین بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ! اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں ۔

جلد ۶ | بدر - مورخہ ۲ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ - جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۳

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

(سلسلہ کے واسطے دیکھو پچھلا پرچہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

ڈوئی لکھتا ہے۔ کہ اس تار کے ملنے پر مجھے پورے طور سے معلوم ہو گیا کہ کتنی بڑی بھاری بغاوت اور خیانت کا منصوبہ میری مخالفت میں کیا گیا ہے۔ اس واسطے میں فوراً اس ملک سے چل پڑا تاکہ خود جاکر ہر ایک بات کا فیصلہ کروں اور اپنے بنائے ہوئے شہر کو اور اپنے مریدوں کو اس غاصب کے ہاتھ سے چھڑاؤں۔ لیکن جب میں وہاں پہونچا تو میں نے دیکھا۔ کہ والی وا نے قریباً تمام شہر کو میرے مخالف کر رکھا ہے۔ تھوڑے سے تھے جو مجھ پر ایمان رکھتے تھے۔ بہت ہی تھوڑے آدمی مجھے لینے کے واسطے اسٹیشن پر آئے۔ شہر میں داخل ہو کر معلوم ہوا۔ کہ میری تمام جائداد اور مکانات اور ہر ایک چیز جو میری تھی۔ اس پر مخالفانہ قبضہ ہے۔ یہاں تک کہ میرا بستر جس پر میں رات کو آرام کرتا تھا۔ وہ بھی چھین لیا گیا ہے۔ مخالفت نہایت سخت تھی۔ اس واسطے مجھے ناچار عدالت کی طرف جھکنا پڑا۔ یہاں تک ڈوئی کا اشتہار ختم ہوتا ہے۔

اس کے بعد عدالت سے جو کارروائی ہوئی اس کا ذکر پہلے کئی بار اخبار میں کیا جا چکا ہے۔ ناظرین آگاہ ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سلسلہ اور شہر اور جائداد کے مالک اہل شہر اور سلسلہ کے ممبر ہیں۔ وہ جسے چاہیں اپنی کثرت رائے کے ساتھ اپنا افسر اور نبی مقرر کر لیں۔ چنانچہ رائے لی گئی۔ تو کثرت رائے والی وا کے حق میں ہوئی۔ اور ڈوئی کے واسطے تھوڑا سا وظیفہ مقرر ہو گیا۔ اور اب وہ اپنی بیماری کی حالت میں مصیبت زدہ ہو کر اس جگہ پڑا ہے۔

ڈوئی کی چٹھی کے ساتھ ہی جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ والی وا کی چٹھی بھی میرے پاس پہونچی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ڈوئی آج کل اسی شہر میں ہے مگر بہت بیمار ہے وہ گھر سے باہر نہیں نکل سکتا اس پر ایک سخت تباہی واقع ہوئی ہے۔ پہلے بے شک وہ اچھا تھا۔ اور اس نے دنیا کو ایک اعلیٰ تعلیم دی۔ اور خدا سے الہام پاکر اس نے یہ سلسلہ قائم کیا تھا۔ لیکن وہ جو انسان کے روح کا دشمن ہے (شیطان) اس نے ڈوئی کو بھی گمراہ کر دیا۔ اس واسطے ڈوئی خود بھی اس تعلیم پر نہ رہا۔ جو کہ وہ لوگوں کو دیتا تھا۔ پس وہ سلسلہ سے خارج کیا گیا۔

تعجب ہے۔ کہ عیسائی دنیا نے نبوت اور الہام کے معنے کیا سمجھے ہیں۔ خود ایک شخص کو برگزیدہ خدا ملہم من اللہ نبی اور ایک مذہب کا بانی مانتے ہیں اور پھر خود ہی اس کو اس قدر گراتے ہیں کہ شیطان کا بندہ بنا دیتے ہیں۔ گویا مذہب ایک کھیل یا دنیا داری کا ایک کارخانہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپ امریکہ کی دنیا **الہام** اور **وحی الٰہی** کے صحیح مفہوم سے بالکل بے خبر ہیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

دین محمد صاحب ولد بوٹا جٹ ساکن اٹھوال - ضلع گورداسپور
آسماعیل صاحب ولد گوہر " " " "
مہتاب الدین صاحب ولد اللہ جوایا صاحب ساکن گھنوکے (سیالکوٹ)
رحیم بخش صاحب ولد غلام محمد صاحب دالی والا ملتان " "
سید حکیم عبدالرحیم صاحب ولد خیرات علی صاحب ساکن دہلی
ابراہیم صاحب ولد بوٹا صاحب ساکن سرہالی ضلع امرتسر
سردار خان صاحب ولد ابراہیم صاحب واتہ زید کا (سیالکوٹ)
مہرالدین صاحب ولد علی گوہر صاحب " " " "
حاجی عمر دراز صاحب مدرس بھٹیرہ گوجہ (سہارنپور)
سید ابراہیم صاحب ولد مولوی عبدالستار صاحب انبالہ
اذا احمد صاحب - چھور - ضلع سیالکوٹ
محمد الدین صاحب - پسرور - " "
مہتاب بی بی اہلیہ خدا بخش صاحب مدرس چھور "
مسمات بھاگن زوجہ روڑا زمیندار " "
مہر بی بی بنت بلندا جٹ " "
مہتاب بی بی زوجہ بہاؤ الدین صاحب " "
سید ممتاز علی صاحب ساکن مکی ابن پور
کاہون صاحب جٹ ساکن بہلول پور - لائل پور
غلام محی الدین صاحب مدرس ڈسکوٹ - " "
چوہدری فیض احمد صاحب چونڈہ تحصیل ظفروال سیالکوٹ
محمد شفیع صاحب ولد عزیز الدین صاحب وزیرآباد (گوجرانوالہ)
نظام الدین صاحب ولد صدر الدین صاحب ملانوال اجنالہ امرتسر
پسند خان صاحب پنشن یافتہ سکندرآباد - مارٹ بلی
مہر شاہ صاحب - شکار ماچھیاں
نذر محمد صاحب - گوبرانوالہ
مسماۃ طالع بی بی ولد غلام محمد صاحب لوہار بگلہ مہاراں - سیالکوٹ
اللہ دین صاحب - چھور - ظفروال - سیالکوٹ
محمد بخش صاحب - ملانوالہ - اجنالہ - امرتسر
علی محمد صاحب امام مسجد - موضع سراج ضلع فیروزپور
والدہ صاحبہ منشی برکت علی صاحب سکینڈ ڈویژن سیالکوٹ
اللہ دوایا صاحب ولد مہر بخش صاحب اکبرپور - پہلورہ "
باغ احمد ولد مہر بخش صاحب نمبردار " " " "
مسمات حاکم بی بی اہلیہ غلام نبی صاحب محرر تھانہ ضلع جھنگ
والدہ نواب صاحب - جیابہدہار - پسرور - سیالکوٹ
ہمشیرہ صاحبہ " " " " "
اہلیہ " " " " " "
دختر میاں لبندا صاحب " " "
سید اصغر علی صاحب - اگرہ صابون کٹرہ
جعفر شاہ صاحب - دوالمیال - جہلم
وسوندی خان صاحب ولد بوٹیخان صاحب کسیوہ باجوہ سیالکوٹ
حاکم بی بی اہلیہ " " " " " "
فقیر محمد ولد تھے خان صاحب " " " "

فہرست مضامین

ہدیہ قاسم

یعنی وہ نظم جو میر قاسم علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نے بتقریب جلسہ سالانہ پیش کی

مبارک ہو جلسے زمان کو بزم آرائی / غلامان مسیحا کو مبارک ہو یکجائی
یہ جلسہ قادیان میں آج ہم سب کو مبارک ہو / ملائک کی طرف سے بھی مبارکباد ہے آئی
جمع ہیں آج وہ خادم مسیحا کے زمان تیرے / جنہوں نے آن کر دارالامان میں ہے اماں پائی
کہاں ہیں آج وہ امرتسری و غزنوی سارے / کہاں ہے سیالکوٹی بٹالوی لاہوری سودائی
کہاں ہیں آریہ ہندو سناتن دھرم کے ممبر / کدھر شیعہ وہابی ہیں کہاں ہیں ہیں عیسائی
کہاں ہیں آج جو دیتے تھے لاکھوں گالیاں تجھ کو / بھلا کس جگہ پھرتے ہیں اب نانک کے شیدائی
خدا کا خوف کر کے وہ اگر جلسہ میں شامل ہوں / یہاں وہ آن کر دیکھیں نشاں وہ تیری گویائی
تو ہے امید مجھکو کئے پر اپنے نادم ہوں / ہے ممکن یہ خدا پھر بخش دیوے انکو بینائی
سبق ورزات تھا جن کا کہ اب مرزا ہو پسپا / وہ دیکھیں آنکر اس جا ہے نصرت کی گھٹا چھائی
بہت سی بھبکیاں دیکر تجھے سب نے ڈرایا تھا / نہ کی پروا کچھ تو نے نہ تیرے دل پہ میل آئی
بہت اٹھے تھے یہ کہہ کر کہ ہم تجھ کو گرائینگے / وہ اٹھتے ہی گرے ایسے کہ ٹھوکر منہ کے بل کھائی
ترے دشمن بہت سے کہہ گئے دنیا کو ہیں خالی / جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی
کہاں ہے آریہ پت کا وہ پنڈت جو کہ لیڈر تھا / بتاوے تو کوئی اگر کہاں ہے آتھم عیسائی
کہاں ہے وہ قصوری بد زبان اور دہلوی مردہ / نہ ہے لدھیانوی جرگہ کی مدت سے خبر آئی
کہاں ہے آج گنگوہی جسے تھا سانپ نے کاٹا / کہاں ہے وہ رسل بابا جو تھا اسکا بڑا بھائی
کہاں عیسائیوں کا آج جلتا ہے چراغ الدین / کٹے اپنے کی جس نے سامنے سب کے سزا پائی
غرض کس کس کو گنواؤں اسامی اے مرا حضرت / ہوئے برباد سب دشمن کسی نے لی نہ انگڑائی
مگر ہاں آجکل اک اور مرتد راجہ شاہی نے / بروز انبیا کے ہے مقابل کشتی ٹھہرائی
تیرا دشمن نہیں وہ دشمن حق ہے زمانہ میں / تیرے انکار پر جس نے کتاب اپنی ہے چھپوائی
زمانہ دیکھ لیگا ہوگا جو انجام اب اس کا / نہ کہنے کی ہے کچھ حاجت سمجھ لو تم یہ دانائی
بروز مصطفے ہے تو مثیل ابن مریم ہے / خدا نے تجھ کو بخشی ہے بہت خوبی و رعنائی
تیری معجز بیانی سے ہیں عاجز آج دنیا میں / نصاریٰ آریہ سکھ گبر ترسا نیم عیسائی
خدا نے تیرا وہ سکہ بٹھایا سارے عالم میں / کسی سے سامنے تیرے نہ کوئی بات بن آئی
جہاں میں ہے لقب مشہور سلطان القلم تیرا / مخالف آج کرتے ہیں تیرا اقرار یکتائی
کیا اتمام حجت تو نے ہر مذہب کے لوگوں پر / نہ چھوڑا کوئی شہری اور نہ چھوڑا کوئی صحرائی
مقابل میں بلایا ہر مخالف [illegible] لیکر / مگر آیا نہ ہی آگے کہ جنکی موت تھی آئی
کیا اسلام کو تو نے مسیحا دم سے ہے زندہ / بہار بے خزاں گلزار میں اسلام کے آئی
تیرے اوصاف مجھ سے ناتواں سے کیا بیاں ہوویں / خدا نے آپ تیری عرش پر تعریف فرمائی
قسم مجھکو خدا سے پاک کی سچ بات تو یہ ہے / تجھی کو زیب دیتی ہے میرے آقا مسیحائی
پڑا دھونی رمائے تیرے در پر نور دین جیسا / کہ ہے جسکی زمانہ میں مسلّم علم و دانائی
حکیم و بے عدیل و بے مثل و باعمل ناصح / شفیق و غمگسار امت احمد کا شیدائی
کروں تعریف کیا اسکی کہ ہے میری زباں قاصر / بیان اوصاف ہوں اسکی کہاں ہے مجھ میں گویائی
مگر ہاں مختصر سی بات جامع اک سناتا ہوں / مثیل ابن مریم نے جو اسکے حق میں فرمائی
چہ خوش بودی اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے / اب اس تعریف سے بڑھ کر کہیگا کیا کوئی بھائی
مکرم اور معظم ہیں یہاں جو فاضل احسن / مناظر بے مثل ہیں وہ نہیں جھوٹ ہمیں آئی
یہی ہیں وہ جنہوں نے گولڑی کی کھوئی ہے آبرو / یہی ہیں وہ جنہوں نے کی ہے اسپر خامہ فرسائی
انہیں فاضل میں امروہی ہیں شمس بازغہ جن کی / انہیں کو دیکھ کر جاتی ہے دشمن کی توانائی
مخالف مانتے ہیں جنکا لوہا وہ یہی تو ہیں / انہیں سے ملہم لاہور نے بھی مار ہے کھائی
یہاں اک اور عالم باعمل اور جوان صالح ہیں / کہ جن سے آج امریکہ کو ہے پوری شناسائی
وہ ایل ایل بی ہیں اور ایم اے اڈیٹر ہیں رسالہ کے / جنہوں نے آج یورپ کو ہے حق کی راہ دکھلائی
کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا / یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں نیک مرزائی
خدا علم و عمل میں عمر میں اس کے ترقی دے / کہ تحریروں سے اسکے عقل ہے یورپ کو آئی
غرض تعریف ہو کیا تیری ارکان مجالس کی / کوئی صدیق کا ثانی کوئی فاروق کا بھائی
بہت مدت سے تھی یہ آرزو دل میں میرے کہ ہو / کبھی جلسہ میں حاضر ہو کے دیکھوں بزم آرائی
خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ روز دکھلایا / ہوا میں حاضر جلسہ میری امید بر آئی
تجھے معلوم ہے یہ تو میرے ہادی میرے آقا / کہ میں رہتا ہوں دہلی میں جہاں ہے سخت گمراہی
میری اک عرض ہے تیری حضوری میں میرے پیارے / تیری سرکار ہے عالی تیرا دربار ہے شاہی
خدا کے واسطے دہلی میں پھر تشریف لے چلئے / کہ ہو اتمام حجت اور مٹے سب ان کی گمراہی
عریضہ طول ہے میرا اگر ہے یہ خیال آیا / کرینگے اور بھی کچھ عرض جو موجود ہیں بھائی
لہذا اب دعا پر ختم کرتا ہوں عریضہ کو / کہیں آمین سب ملکر جو ہیں احمد کے شیدائی
خداوندا تو اپنے فضل سے وہ دن ہمیں دکھلا / کہ ہو اسلام کا چرچا اٹھے دنیا سے بدراہی
میرے ناصر امام قادیاں کی جلد نصرت کر / میری ہی زندگی میں اسکی دکھلا عزت افزائی
میرے قادر جو ہیں وعدے مسیحا سے کئے تو نے / وہ ایسے پورے کر دکھلا کہ دیکھیں ساری دنیائی
دعا کر میرے حق میں بھی خدا سے اے میرے ہادی / ہدایت پر رہوں قائم کبھی دیکھوں نہ گمراہی
رہیں دلشاد جتنے ہیں تیرے خدام یا حضرت / نصیب دشمناں ہوں خواری و رسوائی

منم یک خادم ناچیز از خدام آنحضرت
خدارا یک نظر برحال قاسم ہم بفرمائی

۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان

ضروری ہدایتین

خط وکتابت کے لئے یا روپیہ بھیجتے وقت ان چند ہدایتون کو سب احباب ملحوظ رکھین۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین کا یا مقبرہ یا زکوٰۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہیئے۔ کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دی جاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہنچے۔ اُسے خط وکتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے۔

(۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے لیکن جہان اور مدات کا روپیہ ساتھ ہو۔ تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجین۔ اور تفصیل ساتھ دین۔ وہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کر دین گے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط وکتابت مینجر یا نائب منتظم میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط وکتابت نہ کرین۔ لیکن مضامین میگزین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط وکتابت کرین۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط وکتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس سے کرین۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط وکتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی وصیتین وغیرہ بھی اسی کے نام بھیجین۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدہ داران مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین۔ اس لئے جو احباب قادیان مین خط وکتابت کرتے ہین۔ ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے اور کام کرنے والون کی سہولت اسی مین ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط وکتابت نہ کرین بلکہ صرف عہدہ پر کرین جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پہ چلا جانے سے جواب مین عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانیکا اندیشہ بھی ہے

المعلن محمد علی سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

اطلاع عام

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اجلاس دسمبر ۱۹۰۵ء مین قرار پایا ہے۔ کہ تمام احمدیہ انجمنون کو جہان جہان کہ بنی ہوئی ہین اطلاع دیجاوے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق پوری پوری اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھیجین۔ لہٰذا اس نوٹس کے ذریعہ تمام مقامی انجمنون کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن کے متعلق دو ہفتہ کے اندر اندر سکرٹری صدر انجمن کے پاس ان امور کی مفصل اطلاع بھیجین۔

ا۔ تعداد ممبران۔ ب۔ نام و فرائض عہدہ داران

ج۔ ممبر ہونے کی شرط۔

د۔ وصولی چندہ کس طرح ہوتی ہے اور کل رقم چندہ کس قدر ہے۔ جو سلسلہ کے مختلف مدات مین اس انجمن کی طرف سے ماہوار پیش ہوتی ہے ہر ایک مد کی الگ الگ اور کل میزان۔

ہ۔ قواعد وضوابط انجمن کیا ہین۔

و۔ اگر کوئی احمدیہ انجمن کسی ضلع مین ہے تو اور کسقدر انجمنین اس کے متعلق ہین اور ان کے ممبرون کی تعداد کیا ہے اور آیا ان کا چندہ صدر مقام کی انجمن کے ذریعہ آتا ہے یا براہ راست۔

ز۔ انجمن نے اپنے ضلع مین احمدیون کی تعداد معلوم کرنے یا ان کو اس سلسلہ کے ہدایات اور ضروریات سے آگاہ کرنے کے لئے کیا انتظام ہوا ہے۔

ح۔ انجمن کا جلسہ ہفتہ وار ہوتا ہے یا نہین اور اس مین اوسط حاضری ممبران کس قدر ہوتی ہے۔

ط۔ انجمن کی کوئی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے اگر ہے تو کیا کیا۔

محمد علی۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۶ء

درخواست دعا۔ میان فضلدین محرر ڈاک تحصیل ظفروال احباب سے درخواست کرتے ہین کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نیکیون پہ استقامت عطا کرے اور حضرت امام کے قدمون مین عمر گذارنے کیواسطے اسباب مہیا کرے۔

(غلام احمد محرر بدر)

المفتی

(مرتبہ اکمل آف گولیکے)

۲۶۱۔ **مرنے پر طعام کھلانا**۔ مین نے عرض کیا کہ دیہات مین دستور ہے۔ شادی غمی کے موقعہ پر ایک قسم کا خرچ کرتے ہین۔ مثلاً جب کوئی چودہری مر جاوے۔ تو تمام مسیدون و دائرون و دیگر کمینون کو حصہ رسدی کچھہ دیتے ہین۔ اس کی نسبت حضور کا کیا ارشاد ہے

فرمایا:۔ کہ طعام جو کہلایا جاوے۔ اس کا مردہ کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔ گو ایسا مفید نہین۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی مین خود کر جاتا۔

عرض کیا گیا۔ حضور وہ خرچ وغیرہ کمینون مین بطور حق الخدمت تقسیم ہوتا ہے۔

فرمایا:۔ تو پہر کچھہ حرج نہین۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کسی کی خدمت کا حق تو دیدینا چاہیئے۔

عرض کیا گیا:۔ اس مین فخر و ریا تو ضرور ہوتا ہے یعنے دینے والے کے دل مین یہ ہوتا ہے۔ کہ مجھے کوئی بڑا آدمی کہے۔

فرمایا۔ یہ نیت [illegible] تو پہلے ہی وہ خرچ نہین حق الخدمت ہے۔ بعض ریا شرعاً بھی جایز ہین۔ مثلاً چندہ وغیرہ۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا جو حکم ہے۔ تو اسی لئے کہ دوسرون کو ترغیب ہو۔ غرض اظہار و اخفاء کے لئے مواقع ہین اصل بات یہ ہے کہ شریعت سب رسوم کو منع نہین کرتی۔ اگر ایسا ہوتا تو پہر ریل پر چڑھنا۔ تار و ڈاک کے ذریعے خبر منگوانا سب بدعت ہو جاتے

۲۶۲۔ **تنبول**۔ مین نے عرض کیا کہ تنبول کی نسبت حضور کا ارشاد۔

فرمایا۔ اس کا جواب بھی وہی ہے۔ اپنے بھائی کی ایک طرح کی امداد ہے

عرض کیا گیا۔ جو تنبول ڈالتے ہین۔ وہ تو اس نیت سے ڈالتے ہین کہ ہمین پانچ کے چھہ روپے ملین اور پہر اسی روپیہ کو کنجرون پر خرچ کرتے ہین۔

فرمایا۔ ہمارا جواب تو اصل رسم کی نسبت ہے کہ نفس رسم پر کوئی اعتراض نہین باقی رہی نیت۔ سو آپ ہر ایک کی نیت سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہین یہ تو کمینہ لوگون کی باتین ہین کہ زیادہ لینے کے ارادے سے دین یا چھوٹی چھوٹی باتون کا حساب کرین ایسے شریف آدمی بھی ہین جو محض بہ تعمیل حکم تعاون و تعلقات محبت تنبول ڈالتے ہین اور بعض تو واپس لینا بھی نہین

بدر خواتین

چیچک اور مستورات

مجھے عرصہ کے بعد اس سال اپنی برادری میں رہنے کا اور قریبی رشتہ داروں کے گھروں میں جا کر اُن کے حالات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ہمارے محلہ میں اب کے سال تین بچوں کو چیچک کی بیماری ہوئی۔ ایک تو ان میں سے یتیم لڑکی تھی۔ جس کی والدہ کسی قدر خواندہ تھی اور دو بچے جو اور تھے ان کی والدہ ناخواندہ تھی۔ یتیم لڑکی کی والدہ مناسب علاج اس مرض کا کرتی رہی۔ مگر خدا کو شاید اس بیوہ عورت کی آزمایش منظور تھی۔ بقول شخصیکہ ؏

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اس مصرع کی مصداق لڑکی کی حالت ہر روز ہوتی گئی مرض بڑھتا ہوا دیکھ کر ماں کے حواس بھی باختہ ہونے لگے کبھی لڑکی کی حالت کو دیکھ دیکھ کر روتی۔ کبھی اس کے والد کو یاد کر کے روتی۔ کبھی اس بات پر روتی۔ کہ ہائے اس یتیم بچے کو کوئی دوا لاکر بھی دینے والا نہیں ہے اور کبھی نرینہ اولاد کے نہ ہونے پر اشک بہاتی۔ اس کی اس حالت کو دیکھ کر ہمسایہ کی عورتوں کو اس پر رحم جو آیا تو اب کیا تھا۔ کوئی تو اسے ہمدردی کے ساتھ کنجکوں کو کھانا کھلانا بتاتی۔ کوئی اُسے ماتارانی کی گدہوں کو دانا چرانے کی ترغیب دیتی کوئی اسے ماتا کے گھر میں جا کر متھ ٹیکنے اور دعا مانگنے کو کہتی۔ یہ خواندہ بیوی ان کی ہمدردیوں کا شکریہ ادا کرتی اور خدا سے اس ابتلاء میں ثابت قدم رہنے کی دعائیں مانگتی رہتی آخر خدا کی بے پایاں رحمت نے جوش مارا۔ اس بیوہ کی نیم شبی دعاؤں کو پایہ قبولیت بخشا۔ لڑکے نے بلا کسی قسم کی غیر شرع فعل اختیار کرنے کے غسل صحت کیا۔ اب دوسری کی سنئے۔ ہماری ناخواندہ بہن نے ماتارانی۔ گدہوں کو اور کنجکوں کو خوب پیٹ بھر بھر کر دانا اور کھانا کھلایا۔ کئی ایک نیک دل صالح اشخاص نے انہیں کہلا کر بھیجا کہ گائے کا گوشت کھانے والوں کے گھروں میں ہندوکی ماتا نہیں آیا کرتی۔ یہ تو چیچک کی بیماری ہے۔ آپ اس کا علاج کروائیں۔ مگر ناخواندگی کا جن جوان کے سر پر سوار تھا۔ اس نے ان سے بہت کچھ کروا کر چھوڑا۔ بالآخر بزرہ مہربانی ہندوانہ خیالات کے والدین اس چشم دید معاملہ کی چند سطور کو غور سے پڑھیں۔ اور پھر للہ فرقہ اناث پر رحم کریں ورنہ قیامت کے دن نہ صرف بے علم لڑکیاں ہی پکڑی جاویں گی بلکہ اُن کے نامہربان والدین بھی جکڑے جاویں گے۔ میں نے آج اس مضمون میں خواندہ اور ناخواندہ میں امتیاز کر کے دکھا دیا ہے۔

اب میں اپنی خواندہ بہنوں سے اس بات کی التجا کرتی ہوئی رخصت ہوتی ہوں کہ بدر سوماٹی کے دفعیہ پر ضرور قلم اٹھاویں۔ ایڈیٹر صاحب بدر نے ازراہ مہربانی ایک کالم تو ہم کو دیا ہی ہے بھلا بُرا جس قسم کا لکھنا آتا ہو۔ ضرور لکھا کریں۔

بنت منشی غلام محمد پھلپوری۔ شاہ پور کنڈی

ہمارے مہربان۔ ایک معزز دوست جو صاحب ثروت اور رئیس ہیں ایک لمبے خط میں شکایت کرتے ہیں کہ اخبار کی قیمت ہر سالیانہ کیوں بڑھائی گئی ہے اور کہ اخبار میں بڑے بڑے صفحوں پر اشتہار ہوتے ہیں جن کی اُجرت علیحدہ لیجاتی ہے اور اس شکایت میں اپنے ساتھ ایک اور دوست کو بھی شامل کیا ہے میں نہایت افسوس کرتا ہوں کہ اخبار کے اخراجات اور اس کی مالی حالت پر ایسے دوست بالکل نظر نہیں کرتے۔ یہ بات ہرگز درست نہیں کہ مضامین کے صفحوں میں اشتہار درج ہوتے ہیں بلکہ اکثر اشتہارات کے صفحات میں مضامین لکھے جاتے ہیں۔ جس محنت کیساتھ حضرت کی تقریریں جلسہ پر لکھی گئی ہیں۔ اور ان کو درست کیا گیا ہے اور ان کی خاطر اخبار میں زاید صفحے لگائے گئے ہیں ہمارے معزز دوست کو بسبب اس کے بھی کہ ان کو جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کی توفیق نہ ہوئی تھی۔ نہایت قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے "نہ یہ کہ اُلٹا شکایت کا خط لکھا جاتا۔ اخبار بدر سے تا حال پروپرائیٹر نے کوئی فایدہ نہیں اٹھایا بلکہ نقصان برداشت کیا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ عمدہ کاغذ۔ زاید صفحات اور وقت پر نکالنے کے سبب خرچ زاید پڑ جاتا ہے اور پھر بعض خریدار ایسے بھی ہیں جو وقت پر قیمت نہیں دیتے وی پی کیا جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ خط لکھا جائے۔ تو جواب ندارد (جیسا کہ پہلے سال اس معزز شکایت کنندہ نے بھی کیا تھا) ایسے بزرگ اگر تین روپیہ بھی بالآخر دیں تو وی پی کے خرچ محرر ہوگی بار بار کی محنت وغیرہ کا عوض لگا کر دفتر کے پلے ایک ہی روپیہ رہ جاتا ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ سب دوست اس قسم کے نہیں بلکہ محبت کیساتھ امداد کرنے والے بھی بہت ہیں اور انہی کے واسطے اخبار چل رہا ہے۔ آجکل اخبارات زیادہ تر اشتہاروں پر چلتے ہیں ورنہ صرف قیمت خریداری پر کوئی اخبار نہیں۔ سو ویسے اشتہار نہ ہم لیتے ہیں اور نہ لے سکتے ہیں۔ صرف دوستوں

بلاد اسلامی

امیر صاحب کی تشریف آوری پشاور پر صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے سرکاری طور پر ۱۲ ہزار روپیہ بطور نذرانہ گیارہ نفر کے سرپا ہشوا کر امیر صاحب کی خدمت میں بھیجے۔ امیر صاحب نے رسمی طور پر نذرانہ کو قبول فرما کر تمام زر نقد ہٹا دیا۔

سرحد کی خبر ہے۔ کہ یکم ماہ حال کو جوگیوں کے ایک گروہ نے جو ایک سو کے قریب تھے۔ افغانی سرحد کو عبور کر کے علاقہ کرم کے موضع دلائی چینہ میں ڈاکہ مارا اور ۱۶۰ مویشی لے کر بھاگ گئے۔ (وکیل)

ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ کسی طرح طے ہونے میں نہیں آتا اور تصفیہ کی کوششوں کے دوران میں کبھی کبھی خطرے کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے۔ طرفین سے واقعکار و معاملہ فہم اراکین کی ایک کمیشن بھی بدین غرض مامور ہوئی کہ "قضیہ زمین برسر زمین" فیصل کرے اور دولتین میں کسی کی حق تلفی روا نہ رکھو مگر جب ہر ایک فریق کا دعویٰ دوسرے فریق کی رائے میں ناقابل تسلیم ہی ٹھہر جائے اور علاقہ متنازعہ پر ہر سلطنت اپنا حق جتائے۔ تو بات کیونکر بنے۔ فریقین کے ہوا خواہ ایک دوسرے کو زیادتی و ناحق کوشی کا الزام دیتے ہیں اور اپنا اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہتے ہیں گمان میں سے کسی کی بات قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر دونوں سلطنتیں قومی فوائد کو مدنظر رکھیں۔ اور علاقہ متنازعہ کی شریر آبادی کی لگائی بجھائی پر کان نہ دہریں۔ تو آج معاملہ فیصل ہو جاوے۔ (پیسہ)

چین کے مسلمان بڑی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان مسلمانان چین ملک کے اعلیٰ مدارس میں سول اور ملٹری خدمات کے لائق بننے کے لیئے تعلیم پا رہے ہیں اور جسمانی قوت دلیری و وفاداری کے باعث چینی فوج کی اعلیٰ افسریاں صرف مسلمانوں کو ہی ملتی ہیں اور روز بروز فوج میں مسلمانوں کی تعداد بڑہتی جاتی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کو ان کی وفاداری پر کس قدر اعتبار ہے۔ چینی مسلمان تعداد میں نو کروڑ سے زیادہ اور باعتبار قومیت تین حصوں پر منقسم ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ تعداد والے اور صاحب قوت

دو لنگان کے لوگ ہین ۔ ان کے بعد صارت یا کاشغر کے مسلمانون کا نمبر ہے اور سب سے آخر مین تارانچہ فرقہ کے مسلمان ہین ۔ آخر الذکر دونون قومین چینی ترکستان مین سکونت رکھتی ہین ۔ ان کی مادری زبان ترکی ہے لیکن یہ خالص ترکی سے اس قدر تباین رکھتی ہے ۔ کہ ایک دوسرے کو اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبان سمجھنی دشوار ہے کاشغری اور تارانچی قومون کی زبانین قریب قریب یکسان ہین اور وہ باہم مبادلہ خیالات بآسانی کر لیتے ہین مسلمانان چین کی تعداد قومی فرقون کے لحاظ سے حسب ذیل ہے ۔ قوم دو لنگان چار کروڑ پچاس لاکھ ۔ صارت یا کاشغر والون کی قوم ایک کروڑ تارانچہ ۲۰ لاکھ ۔ جملہ ۶ کروڑ چینی ترکستان کے مسلمان خوب ترقی کر رہے ہین ۔ اور اُن کی حالت جلد جلد سنبھلتی جاتی ہے ۔ حال مین انھون نے قسطنطنیہ سے عالم مدرسین بلوائے ہین اور اپنی اولاد کو علوم جدیدہ کی تعلیم دلانی شروع کر دی ہے ۔ جس کے نتائج ضرور قابلقدر نکلینگے ۔ اس قومی ترقی کے متعلق وصوسی بالیف براوز " کی کوششین نہایت قابل تعریف ہین جو اپنی قوم کو پستی سے ابھارنے پر تلے ہوئے ہین ۔

ایران کے نئے بادشاہ مغفور شاہ مظفر الدین قاجار کی وفات حسرت آیات کے روح فرسا صدمہ مین طبیعت کو یہ دریافت کر کے قدرے تسکین و طمانیت ہوتی ہے کہ شاہ کجکلاہ مرحوم نے ملک کو آئینی حکومت عطا فرمانے مین جس دانشمندی و مصلحت اندیشی و رعایا پروری کا اظہار فرمایا تھا اس کا اب یہ خوشگوار نتیجہ نکلا ہے کہ ایران اس وقت آپ کی جانشینی کے متعلق ہر قسم کے جھگڑون سے پاک نظر آتا ہے اور رعایا نے آپ کے خلف اکبر و ولیعہد گرامی قدر جناب شہزادہ مرزا محمد علی صاحب کو بے تکلف و بے تامل اپنا فرمانروا تسلیم کر لیا ہے اور وزیر اعظم سلطنت نے نوشاہ دوران کو طہران کے محل شاہی مین عنان حکومت آپ کے سپرد کر کے جملہ وزرا و اراکین دولت و رو سار و اعیان مملکت اور متقتدر ممبران خاندان شاہی سے آپ کو بقاعدہ قدیم نذرین دلادی ہین جس کے بعد آپ کا استحقاق حکمرانی مسلمہ و پختہ سمجھنا چاہیے وزیر اعظم موصوف کی یہ کارروائی بہی قرین دانش و مصلحت و قابل تحسین و آفرین ہے ۔ کہ تخت نشینی کے دوسرے ہی دن (۱۰ ۔ جنوری) کو اس نے دول خارجہ کے جملہ قائم مقامان متعینہ دار السلطنت کو شاہ جدید کے حضور مین باریاب کرایا تا کہ وہ اپنی اپنی سلطنتون کی طرف سے شاہ مغفور کی وفات پر افسوس و ہمدردی ظاہر کرے اور شاہ جدید کو ان کی سرفرازی پر مبارکباد دی ۔ اس کے بعد سازشین کرنے والون کا رہا سہا حوصلہ پست ہو جائیگا اور کسی کو چون و چرا کی گنجائش اور دم مارنے کی مجال نہ ہوگی ۔ اور اسے رسم تاج پوشی کے لئے دوم فروری آیندہ کی تاریخ کا قرار داد ہی ملک کے امن و اطمینان اور وزیر اعظم کی فرزانگی پر دال ہے کیونکہ اس کے دوہی ہفتہ بعد محرم ہونے والا ہے ۔

مہاجرین کی سکونت کی غرض سے روڈس اور اناکول کے جزیرون مین مکانات طیار کرائے جاتے ہین (اللواء)

ترکی جہاز ران کمپنی ۔ شرکت آوارہ مخصوصہ کوشش کر رہی ہے کہ اپنے جہازون کی تعداد جہان تک ممکن ہو ۔ بڑھائے اور قدیم وضع کے جہازون کو نکالکر نئی وضع اور ساخت کے عمدہ دخانی آلات سے چلنے والے جہازات بہم کرے ۔ اُمید ہے کہ آئیندہ موسم بہار تک وہ قابل تعریف جہاز ران کمپنی بن جاوے گی ۔

عجیب حکم ۔ دار السعادت کی اعلیٰ طبعی مجلس نے ایک حکم صادر کیا ہے ۔ کہ جس طبیب یا دوا فروش کی دواون کا اشتہار اس کی تصدیق نہ حاصل کرلے وہ کسی اخبار مین شائع نکیا جائے ۔ اخبارات جن کی آمدنی کا دار و مدار اشتہارات پر تھا ۔ اب بالکل خالی نظر آتے ہین ۔ مجلس طبی کا یہ حکم قانون آزادی تجارت کے بالکل خلاف ہے ۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ اس طرح دہوکہ بازون کی خبر لینی مقصود ہے ۔ تو کھرے کھوٹے کی پرکھ عوام کا فرض ہے ۔ اگر ان کو کوئی نقصان پہونچے تو وہ عدالت مین چارہ جوئی کر سکتے ہین غرضکہ یہ حکم قابل منسوخ ہونے کے ہے ۔

ترکی اور بلغاریہ ۔ بلغاریہ کے نئے سفیر کسوف آفندی دار السعادت مین آگئے ہین ۔ ان کی حکومت نے اُنہین ہدایات کی ہے کہ وہ بلغاریہ کے ماتحت ریاست اور ترکی اعلیٰ حکومت کے مابین قابل اطمینان تعلقات قائم کرانے کی سعی کرین اور ہو سکے تو جانبین سے ایک دوستی کا معاہدہ ہو جائے یہ امر واضح ہے کہ باب عالی کو اپنے مرتبہ کا لحاظ رکھ کر قیام امن کے سوائے اور کسی بات کی خواہش نہین ۔ اس لئے اگر بلغاریہ سیدہی طرح رہے اور سرکشی کو چھوڑ دے تو اس کو ترکی حکومت کی جانب سے کوئی خطرہ نہین ہو سکتا

نیا فارسی اخبار ۔ ایرانی قومی مجلس شورائے کے ممبرون نے اپنا ایک خاص اخبار مجلس نامی شائع کیا ہے جس کی حکومت اور قوم کے مابین رابطہ اتحاد مستحکم کرنا ہے اور ان بدخواہان ملک کی قلعی کہولنا جو حاکم و محکوم کے مابین نااتفاقی اور بدظنی کا بیج بونا چاہتے ہین ۔

قانون شورائے ۔ یکم شوال کو اخبارات کے نامہ نگار طہران نے بذریعہ تار برقی خبر ارسال کی ہے ۔ کہ آج کے دن قومی مجلس شورائے نے اپنا قانون اور دستور العمل جلالت مآب شاہ کجکلاہ کے حضور مین پیش کیا ہے اور ممبران مجلس اور قوم کے لوگ بڑی بے تابی سے شاہ کی منظوری کا انتظار کر رہے ہین (اللواء)

حکام کی سختی ۔ ولیعہد فارس نے امام جمعہ کی تحریک سے ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب روکنا چاہا تھا ۔ مگر قوم نے امام کا گھر محاصرہ مین لے کر اپنی حسب مرضی احکام حاصل کر لئے ۔

رعایت ۔ ناظرین اس بات سے ناواقف نہین ہین کہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اسکی پہلی اشاعت مین ۲۵ کیا تھی ۔ باوجود اس قیمت کے براہین احمدیہ ۔ تلاش کرنے سے بھی کہین نہ ملتی تہی ۔ جب ایک شخص نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اسی عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپوایا ہے ۔ اور قیمت صرف ۵ روپیہ رکھی ہے ۔ لیکن آجکل اس قیمت مین بھی رعایت کی گئی ہے یعنی صرف ۴ روپیہ مین پوری براہین احمدیہ جس کے ساتھ فہرست مضامین اور حضرت کے سوانح عمری زیادہ کئے گئے ہین مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۱۲ اسکے علاوہ ہے جلد عمدہ بنائی گئی ہے ۔ ایسا ہی کتاب درثمین جو کہ اب پھر چھپوائی گئی ہے ۔ اور تمام شائع شدہ نظمین اس مین زیادہ کی گئی ہین صرف ۴ مین آجکل مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۲ زائد ہے ۔ درخواستین بنام ناظم بک ڈپو بدر اخبار قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئے ۔

درخواست دعا ۔ احباب دعا فرماوین کہ خدا تعالیٰ میری غفلتون اور سستیون کو دور کرے ۔ اور دین و دنیا کے بھلائیان عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

خاکسار غلام احمد مہاجر محرر دفتر اخبار بدر

بدر صادق

۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء

چکڑالوی سیاح کا مباہلہ سے فرار

اخیر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء میں شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری بمعہ دو اور چکڑالویوں کے جن میں سے ایک ڈاکٹر سید محمد یوسف سیاح آف بغداد کہلاتے ہیں قادیان میں ایک روز پہونچے تھے اور اُن کے پوتے جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی زبانی یہ بات معلوم کر کے خوشی ہوئی تھی کہ شیخصاحب تحقیق حق کیواسطے یہاں آئے ہیں اور پانچ روز تک قیام فرماوینگے لیکن جب شیخصاحب کی گفتگو حضرت اقدس کے ساتھ ہوئی۔ تو معاملہ برعکس نکلا۔ شیخصاحب نے حضرت اقدسؑ سے آپ کے دعوے امامت کا ثبوت قرآن شریف سے پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ جن دلائل سے آپنے قرآن شریف کو سچا مانا ہے۔ آپ وہ دلائل پیش کریں اور انہیں دلائل کے ذریعہ سے پھر میری سچائی کو پرکھ لیں۔ یہ طریق فیصلہ نہایت آسان تہا۔ کیونکہ جب کہ وحی آلہی کا سلسلہ قدیم سے چلا آتا ہے اور دنیا میں انبیاء ورسل ہمیشہ سے چلے آئے ہیں تو جس معیار سے کوئی شخص پہلے ہزاروں انبیاء کو سچا پاتا اور مانتا ہے۔ وہ معیار اب بھی استعمال کر لینا چاہیئے۔ یہی دلیل قرآن شریف نے بھی پیش کی ہے۔ کہ ماکنت بدعا من الرسل میرا رسالت کا دعویٰ کوئی نئی بات نہیں۔ غرض یہ طریقہ فیصلہ کیواسطے بہت ہی سہل تہا مگر بابا چٹو صاحب کو بوجہ بے علمی کے اور پیرانہ سالی کے تقاضا کے سبب اس کا کوئی جواب نہ آیا اور ان کے ساتھی اور ہم جماعت سیاح صاحب درمیان میں بول اُٹھے کہ بابا صاحب کی بات آپ کو سمجھ نہیں آتی۔ (یا بابا صاحب کو آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی میں عرض کرتا ہوں) اور فرمانے لگے کہ قرآن شریف کو تو ہم سب مانتے ہی ہیں اب آپ قرآن شریف سے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں۔ حضرت نے پہر ان کو نہایت تفصیل کے ساتھ سمجھایا کہ چونکہ قرآن شریف کو آپ الہامی کتاب مانتے ہیں اس واسطے میں اسی کو پیش کرتا ہوں تاکہ فیصلہ جلد ہو جاوے آپ وہ دلائل پیش کریں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کی وحی پاک ہے۔ جب یہ ظاہر ہو گا کہ اس قسم کے دلائل سے کسی کا منجانب اللہ ہونا آپ مان سکتے ہیں تو پہر وہی دلائل میں اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کروں گا۔ بس فیصلہ قریب ہے، آپ فرمائے اس کے جواب میں سیاح صاحب لگے اِدہر اُدہر کی باتیں بنانے اور تضیع اوقات کرنے۔ معلوم نہیں کہ قرآن شریف کی ... صداقت کی کوئی دلیل انکو آتی بھی تہی اور جس طرح صرف چکڑالوی کے کہنے پر حدیث کو چہوڑ دیا تہا اسی طرح صرف اس کے کہنے پر قرآن کو مان لیا ہوا تہا۔ یا تحقیق حق کا منشاء ہی نہ تہا۔ غرض سیاح صاحب اس پہلو پر ہرگز نہ آئے اور باوجود حضرت کے بار بار سمجھانے کے اس طرف رُخ ہی نہ کیا اور بالآخر مباہلہ کو ایک آسان لقمہ سمجھکر تیار ہو گئے کہ میں مباہلہ کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ مباہلہ کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آپ اول میری ایک کتاب پڑھ لیں تاکہ آپ پر اتمام حجت ہو جاوے اور پہر مباہلہ کر لیں اس کے جواب میں پہر سیاح صاحب نے فرمایا کہ لائیے میں کتاب پڑھ لیتا ہوں اور ایک دو گھنٹہ میں کتاب دیکھ ڈالوں گا حضرت نے فرمایا کہ آپ ایک دو گھنٹہ میں دیکھ ڈالیں لیکن آپکے دیکھنے کے بعد میں آپ سے چند ایک سوال کروں گا۔ جن سے معلوم ہو جاوے کہ آپنے کتاب دیکھ لی ہے اور دلائل مندرجہ کتاب کو سمجھ لیا ہے سوالات اور اُن کے جوابات کا نام سُنکر سیاح صاحب گھبرائے اور کہنے لگے کہ اگر اس طرح امتحان ہونا ہے تب تو میں تین دن میں دیکھ سکوں گا اور عُذر کیا کہ مجھے تو آج ہی واپس جانا ہے۔ جس کے جواب میں ان کو بہت سمجھایا گیا اور ہر طرح سے اُن کی خاطر داری اور مہمان نوازی کے لوازمات بہم پہنچانے کا وعدہ دیا گیا لیکن سیاح صاحب اور اُن کے ساتھی نے ایک نہ مانی اور یا تو یہ سنتے تھے کہ کئی روز یہاں ٹھہریں گے اور یا فوراً روانگی کی خبر سننے میں آئی۔ کتاب حقیقۃ الوحی جو ان کو پڑھنے کے واسطے دینی تہی وہ ہنوز شائع نہ ہوئی تہی اور اس واسطے ان کو دی نہ جاسکتی تہی۔ آخر یہ قرار پایا کہ کتاب بعد اشاعت سیاح صاحب کے پاس لاہور بھیجی جاویگی۔ وہ اُس جگہ بغور مطالعہ کر کے یہاں تشریف لاویں اور بعد امتحان دینے کے مباہلہ کریں چنانچہ اُسی دن وہ واپس چلے گئے۔ لیکن چونکہ بعد میں ایسے ضروری امور پیش آئے کہ کتاب کی اشاعت نہ ہو سکی اس واسطے سیاح صاحب کو ان کے خط کے جواب میں حضرت اقدس نے لکہدیا کہ کتاب کی سردست اشاعت نہیں ہو سکتی آپ یہاں تشریف لے آویں اور کتاب دیکھ لیں اور پہر چاہیں تو مباہلہ کر لیں اس خط کا جواب تو سیاح صاحب نے اب تک کچھ نہیں دیا اور نہ اُن کے رفیق شیخ محمد چٹو صاحب نے کچھ لکہا ہے لیکن اپنے ماہوار رسالہ میں اصل واقعات کو چہپا کر کچھ کی کچھ بے ہودہ باتیں لکہتے ہیں اور اخیر میں یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب بھیجنے کا وعدہ ایفا نہیں کیا۔

اگرچہ رسالہ کا مضمون شیخ محمد چٹو کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن شیخصاحب کے نوشت وخواند اردو فارسی سے بے بہرہ ہونے کے سبب ظاہر ہے کہ یہ مضامین کسی اور کے لکھے ہوئے ہیں پہر بھی شیخصاحب کچھ جو اس میں لکہا جاتا ہے اس کے سبب سے ذمہ وار ہیں اور ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ اہل قرآن والذکر ہونے کا دعویٰ کر کے اس قدر خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ کیا سیاح صاحب کو معرفت شیخ محمد چٹو صاحب خط نہ لکہا گیا تہا کہ وہ یہاں آجاویں۔ انہوں نے کیوں اس خط کا اپنے مضمون میں ذکر نہ کیا۔ کیا اُن کے نزدیک کتاب کا دیکھنا مباہلہ سے پہلے ضروری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول خدا کی سنت اور احکام سے آگاہ ہوتے ہیں وہ کوئی کام خلاف طریق شریعت نہیں کرتے۔ عذاب ہمیشہ حجۃ اللہ کے پورا ہونے کے بعد آتا ہے مکہ میں آنحضرت صلعم اتنی مدت رہے مگر کفار پر کوئی عذاب نہ آیا۔ اُلٹا مسلمانوں کو دُکھ ملتا رہا لیکن جب حجت پوری ہو گئی تو پہر کفار ہلاک ہوئے۔ قرآن شریف کی آیات بینات بعد ما جاءک من العلم۔ اور احاطت بہ خطیئتہ پر غور کرو اور دیکھو کہ ان کا کیا مطلب ہے کیا پورا علم حاصل ہونے سے پہلے ہی مباہلہ جائز ہو سکتا ہے حضرت فرماتے ہیں کہ ہم تو اب بہی ہر وقت مباہلہ کے واسطے تیار ہیں۔ سیاح صاحب یہاں آجاویں کتاب پڑھ لیں اُن کی مہمانداری ہمارے ذمہ ہو گی بعد کتاب پڑھنے کے وہ مقررہ امتحان دیدیں اور اس کے علاوہ ہم ایک دو گھنٹہ زبانی تقریر کر کے بھی اپنے دعویٰ کو پیش کر دیں گے اور اس کے دلائل بیان کر دینگے اس کے بعد وہ چاہیں تو مباہلہ کر لیں۔ خدا تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ لیکن اب اگر اس بات کو نہ مانا جاوے اور خواہ مخواہ کذب کے ساتھ یہ کہا جاوے کہ انہوں نے مباہلہ سے گریز کیا ہے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ خدا تعالیٰ خود دلوں کے راز جانتا ہے وہ خود فیصلہ کر دیگا۔" پہلے بھی حضرت نے مباہلہ سے گریز نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی فوراً واپس چلے گئے اور باوجود اصرار کے دو چار دن ٹھہرنا نہ چاہا اور پہر باوجود بلانے کے نہ آئے اگر اس پر بھی نہ سمجھے تو پہر اُن سے خدا سمجھے +

جلسہ حضرت مسیح کی دوسری تقریر

(جوکہ آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصیٰ مین کی)

ابتدار مین نے کل جو کچھہ بیان تھا۔ اُس کی تکمیل بسبب بیماری کے نہ ہوسکی۔ اس واسطے جو باقی مناسب بیان ہے۔ وہ آج کیا جاتا ہے۔

مصائب اللہ تعالےٰ نے یہ سلسلہ اس واسطے قائم کیا ہے کہ لوگ نئے طور پر اس کی ہستی پر ایمان اور یقین حاصل کرین۔ اور اس سلسلہ پر مخالفین کی طرف سے قسما قسم کے مصائب پڑتے ہین۔ اور اس مین داخل ہونے والے دکھ دئے جاتے ہین اور یہ ایذا رسانی صرف بیرونی لوگون کی طرف سے نہین ہے۔ جو غیر مذاہب کے لوگ ہین۔ بلکہ اندرونی لوگون کی طرف سے بھی جو کہ مسلمان کہلاتے ہین۔ ہم دکھ دئے جاتے ہین اور وہ لوگ ہماری مخالفت مین کوئی بات چھوڑ نہین سکتے۔

امن کی گورنمنٹ لیکن اگر ان مصائب کا مقابلہ پہلے زمانہ کے لوگون پر جو مصائب آئے ان کے ساتھ کیا جاوے تو یہ کچھ چیز نہین۔ پہلے لوگ حالت غربت مین اپنے ایمان اور دین کی خاطر قتل کئے جاتے تھے۔ اور ہر طرح کی جسمانی ایذا رسانی ان کو ہوتی تھی۔ جس کے عوض مین اب صرف زبانی ایذا رسانی ہے۔ جو کچھ چیز نہین۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہم پر ہے۔ جس کا شکریہ ہم ادا نہین کر سکتے۔ کہ اس نے ہم کو ایک ایسی گورنمنٹ کے ماتحت رکھا۔ جو ان معاملات مین پاک خیال رکھتی ہے ہر ایک کو اس کے مذہبی امور مین پوری آزادی حاصل ہے ہمارے مخالف اپنے اندرونی جوشون کی وجہ سے دانت پیستے رہتے ہین۔ مگر کچھ کر نہین سکتے۔ مین اس بات کو یاد کر کے ہمیشہ ہزار ہا شکر کرتا ہون۔

خداتعالےٰ کیسا حکیم اور رحیم ہے۔ کہ جب اس نے ایسے وقت مین کہ اسلام پر ہر طرف سے مصائب وارد ہو رہے ہین۔ اسلام کی تائید مین ایک سلسلہ قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ تو اس کے ظاہر کرنے سے پہلے ایسا بندوبست کیا کہ اس ملک مین ایک **امن پسند گورنمنٹ** قائم کردی۔ مین یہ بات ریاکاری سے نہین کہتا۔ وہ شخص منافق ہوتا ہے۔ جو کسی بات پر پورا ایمان نہ رکھتا ہوا اس کو ظاہر کرے۔ بلکہ مین خود اپنی زندگی کا مشاہدہ اور تجربہ پیش کرتا ہون۔ پچیس ۲۵ سال سے زائد ہوئے کہ اس سلسلہ کی اشاعت امن اور آرام کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اسی گورنمنٹ کے ملک مین مین نے سولہ ہزار اشتہار انگریزی مین جو دعوت اسلام کیواسطے تھے شائع کئے ہین۔ یوروپ کے تمام معززین کو وہ اشتہار بھیجے ہین۔ خود ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی ہے۔ مگر ان باتون پر گورنمنٹ نے کوئی غصہ ظاہر نہین کیا۔ نہ کوئی ناراضگی دکھائی ہے۔ بلکہ مین نے سنا ہے کہ ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی جو کتاب لکھی گئی تھی اس کا ایک نسخہ بذریعہ تار کے منگوایا گیا تھا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کیسا فضل اور احسان ہے کہ مقاصد دینی کی اشاعت کے واسطے اُس نے ہم کو ایک ایسی جگہ دی ہے جس کی نظیر تمام روئے زمین پر اس لحاظ سے نہین مل سکتی خام خیال لوگ کہین گے کہ یہ گورنمنٹ کی ستائش خوشامدانہ کرتے ہین۔ مگر یہ غلطی ہے۔ مین حلفاً او ریاناً کہتا ہون کہ جو امن دینی امور مین اس جگہ حاصل ہے۔ وہ مکہ مین بھی نہین۔ جو دین کا گھر کہلاتا ہے۔ مگر وہ چار خون روز ہو جاتے ہین اور کوئی پوچھنے والا نہین۔ یہی حال آجکل مدینہ مین ہے۔ سلطنت روم مین بھی وہ امن حاصل نہین۔ جو گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہم کو ہندوستان مین حاصل ہے۔ پھر کیا اگر ہم کابل مین ہوتے تو اُس جگہ ہم کو امن حاصل ہوسکتا ہے جہان ہمارے دو معزز دوست صرف اس وجہ سے قتل کئے جاچکے ہین۔ کہ وہ میرے عقائد ممانعت جہاد اور انکار آمد خونی مہدی وغیرہ کے قائل تھے۔ حالانکہ صاحبزادہ مولوی سید عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم بہت ہی خاموش رہنے والے اور کم گفتگو کرنے والے آدمی تھے اور ملک مین نہایت معزز تھے اور ہزارون آدمی ان کے مرید تھے اور دربار کابل مین ان کی بڑی عزت تھی کسی خود غرض نے امیر کابل کو جاکر کہا کہ یہ جہاد کے مخالف ہین۔ پس وہ خلاف عقائد کے سبب سے پکڑے گئے اور نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کئے گئے۔ سخت سے سخت دل بھی مقابلہ کیوقت اس بات کو مدنظر رکھ لیتا ہے۔ کہ ایسی سختی نہ کرے آسمان کے نیچے یہ ایک بڑا ظلم اور تعدی ہوئی ہے اُس کے بالمقابل دیکھو کہ ہم پچیس تیس ۲۵۔۳۰ سال سے نہایت امن کے ساتھ اپنی کارروائی کر رہے ہین۔ عیسائیون کے مذہب کا ابطال کرتے ہین۔ کفارہ اور تثلیث کی تردید مین اشتہارات اور کتب مین شائع کرتے ہین۔ مگر کوئی وارنٹ ہم پر نہین ہوتا۔ یہ **گورنمنٹ کی پرامن حکومت** کے ماتحت رہنے کا نتیجہ ہے۔ خداتعالیٰ جس پر احسان کرتا ہے۔ اور اُس کو اتنی بڑی سلطنت اور غیر قومون پر حکومت عطا کرتا ہے۔ تو اس مین عمدہ صفات بھی رکھدیتا ہے۔ مذہبی معاملہ مین اگر ہمارا مقدمہ کسی پادری کے ساتھ بھی ہو۔ تب بھی گورنمنٹ پادری کا لحاظ کر کے بے جا کارروائی نہین کرتی۔ بلکہ ایسے موقعہ پر اور بھی زیادہ انصاف کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس گورنمنٹ کا انصاف ایسا ہے۔ کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اگر گورنمنٹ کا دل مجھ سے دکھا ہوا ہوتا۔ تو ایسے وقت مین مجھے سخت سے سخت سزا دی جاسکتی تھی۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے میری عزت کی اور نرمی کے ساتھ گفتگو کی اور مجھے کرسی دی۔ بلکہ مین نے سنا ہے۔ کہ اُس کے پاس میرے برخلاف سفارشین کی گئین۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ مجھ سے ایسی بد ذاتی نہین ہوسکتی کہ مین ایک شریف آدمی کو بے گناہ سزا دون۔ پس اُس نے مجھے عزت کے ساتھ بری کیا اور عدالت مین مجھے مبارکباد کہی۔ مین دیکھتا ہون۔ کہ اس گورنمنٹ کے مدبرین ایسی عمدہ عادات رکھتے ہین۔ اگر یہ خوبیان ان مین نہ ہوتین تو خداتعالیٰ ان کو غیر قومون پر اس قدر فتوحات کس طرح دیتا۔ اور ان کو ایسی اقبال مندی کیون کر حاصل ہوتی۔ اگر یہ گورنمنٹ آج نکل جاوے۔ تو یہ لوگ آپس مین ایک دوسرے کو کاٹ ڈالین۔ یہ گورنمنٹ ہمارے درمیان **ثالث بالخیر** ہے۔ جو جھگڑون سے سب کو بچاتی ہے ذرا سوچے کیا ہمارا گذارا کسی اور گورنمنٹ کے ماتحت ہو سکتا ہے۔ دوسرے ملکون مین لوگ جاہل کالانعام ہین ذرا ذرا سے اختلاف مذہبی پر ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہین۔ یہان دنات عیسائیت پر حملہ کیا جاتا ہے۔ ہندو مذہب پر حملہ کیا جاتا ہے اور اپنے مذہبی عقائد ایک دوسرے پر ظاہر کئے جاتے ہین۔ مگر گورنمنٹ کو اس کے ساتھ کوئی دخل تعلق نہین۔ خداتعالےٰ کے فضلون اور نشانون مین سے ایک یہ ہے۔ خداتعالےٰ نے جس درخت کو نشوونما دینا چاہا۔ اس کو اچھی زمین مین لگایا۔ اگر وہ اس کا

ستیاناس کرنا چاہتا تھا۔ تو تو اس کو بری زمین میں لگاتا جہاں کہ وہ پامال ہو جاتا۔ ہمارے سلسلے کے درخت کو خدا نے ایک اچھی زمین میں لگایا ہے۔

گورنمنٹ کا شکریہ واجب

اس قدر احسانات پر گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ ضروری ہے۔ هل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ گورنمنٹ کا شکریہ ہے۔ کہ ہم پر مخالفین جو حملہ کرتے ہیں۔ ہم ان کا جواب دے سکتے ہیں اور ان کی نیش زنی اور ایذاء رسانی سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ یہ ایک بڑا احسان ہے۔ احسان تو ایسی چیز ہے۔ کہ ایک کتے کو بھی اگر روٹی کا ٹکڑا ڈالا جاوے۔ تو وہ یاد رکھتا ہے اور پھر اس کو ماریں۔ تب وہ زخمی نہیں کرتا۔ افسوس ہے اس شخص پر جو کتے کے برابر بھی خلق نہیں رکھتا۔

ایسے ملاؤں سے نفرت

میں اپنی جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ سفلہ مزاج تنگ ظرف ملاں جو ناحق کے خون کر کے خوش ہوتے ہیں اور غازی بنتے ہیں۔ ان سے قطعی نفرت کرو۔ اور ان کے کام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھو اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرو اور اس کی قدر کرو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے احسانات میں سے ایک یہ احسان ہے۔

انتخاب پنجاب

گورنمنٹ کے شکریہ کے اظہار کے بعد میں تمہیں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کے ابتداء کیواسطے اور اس کے قیام کے لئے اس سرزمین پنجاب کو کیوں پسند کیا۔ بلحاظ مذہبی آزادی کے تو تمام برٹش انڈیا برابر ہے لیکن خدا تعالےٰ نے پنجاب کو اس واسطے پسند کیا کہ یہ نرم زمین ہے۔ حق کی قبولیت کا مادہ پنجاب میں سب سے بڑھ کر آیا۔ ہم کئی مرتبہ ہندوستان کے بعض مقامات میں اور دہلی میں گئے۔ لیکن جیسا کہ پنجاب کے لوگوں نے ہم کو قبول کیا ایسا اور کسی نے نہیں کیا اور جگہ کے لوگوں کے سامنے قرآن پیش کیا گیا۔ حدیث پیش کی گئی نشانات دکھائے گئے۔ مگر انھوں نے کسی کی بھی پرواہ نہیں کی۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے اس ملک میں یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی اس فضل کیواسطے اس سرزمین کا حق تھا کہ انگریزوں کی پر امن سلطنت سے پہلے چالیس پچاس سال تک اس علاقہ میں سکھوں کے مظالم سے اسلام نے ایک سخت

رہا کہا یا تھا۔ میری عمر اس وقت پانچ سال کی ہوگی جب سکھوں کا یہاں راج تھا۔ مگر ہم اس بات کی گواہی رویت کی رکھتے ہیں۔ کہ سکھا شاہی مذہب اسلام کیواسطے ایک بھاری بلا تھی۔ بہت سے لوگ اس بات سے واقف ہوں گے کہ سکھوں کے زمانہ میں اگر کوئی مسلمان مسجد کے اندر اذان کہہ دیتا تھا۔ تو اس کی سزا قتل سے کم نہ ہوتی تھی دیکھو ہندو لوگ سنکھ بجاتے ہیں ہم کبھی مزاحم نہیں ہوتے۔ لیکن اذان کے کہنے پر ایک مسلمان مصیبت کے نیچے آجاتا تھا۔ یہ مکان جس میں اس وقت میں بیٹھا ہوں۔ یہ سکھوں کے زمانہ میں ان کا دارالحکومت نہیں بلکہ دارالظلم تھا۔ اس جگہ ان کی عدالت لگا کرتی تھی۔ مگر میں کیا کہوں کہ ان کی عدالتیں کیسی ہوا کرتی تھیں۔ کوئی مسلمان اپنی مسجد میں اذان ایسی کہہ نہ سکتا تھا۔ جس کا آواز مسجد کی چار دیواری سے باہر جاسکے۔ ابتداء میں انگریزوں کا دخل پنجاب پر ہوا اور ہنوز لوگوں کو عام خبر نہ تھی۔ اور

حکومت برطانیہ کی پہلی برکت

کاردار وہی پرانے تھے اور مقام عدالت بھی وہی تھے۔ کہ ایک مسلمان سپاہی باہر سے یہاں قادیان میں آیا۔ اور ایک مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو اس نے دیکھا کہ مسجد کے اندر ملاں آہستہ آہستہ اذان کہتا ہے۔ اس سپاہی کو حکومت انگریزی کے دخل کی خبر تھی۔ اس نے مؤذن کو کہا کہ بلند آواز سے اذان کہو۔ ایسی بانگ تو کیوں دیتا ہے جو تیرے ہی تک محدود رہے۔ اس نے کہا اگر میں بلند آواز سے بانگ دونگا۔ تو ابھی مجھے سولی دیا جاویگا۔ اور پھانسی پر چڑھایا جاویگا۔ اس واسطے میں ایسا نہیں کرسکتا۔ سپاہی نے کہا کہ کچھ پرواہ نہیں میں ذمہ وار ہوں تو کوٹھے پر چڑھ کر اذان دے اس نے دوبارہ اذان دی مگر ڈرتے ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ۔ تب سپاہی نے اسے کہا کہ تو مت ڈر اور پورے زور سے اذان کہدے۔ سپاہی کے اس قدر اصرار پر جب کہ اس نے بلند آواز سے اذان کہنی شروع کی۔ تو ارد گرد کے تمام برہمن اور دیگر مشرکین جمع ہو گئے اور دوڑے ہوئے اس جگہ کے

کاردار کے پاس آئے اور فریاد مچائی کہ بڑا ظلم ہوا کہ ملاں نے بآواز بلند بانگ دیدی ہے۔ جس سے آٹے بھرشٹ ہو گئے ہیں اور ہمارے کپڑے بھرشٹ ہو گئے اور ہماری زمین بھرشٹ ہو گئی ہے اور ہمارے مکان بھرشٹ ہو گئے ہیں۔ کاردار نے حکم دیا کہ اس ملاں کو فوراً پکڑ لاؤ تاکہ اس کو واجبی سزا دیجاوے۔ چنانچہ وہ پکڑا آیا۔ تو اس کے پیچھے پیچھے وہ نیک بخت سپاہی بھی چلا آیا۔ کاردار نے موذن سے پوچھا کہ کیا تو نے بلند آواز سے اذان کہی ہے؟ موذن نے ہنوز جواب نہ دیا تھا کہ وہ سپاہی آگے بڑھا اور کہا کہ اس نے بانگ نہیں دی میں نے دی ہے۔ کاردار بھی اندر ہی اندر اس حقیقت سے آگاہ ہو چکا تھا کہ راج بدل گیا ہے اور سکھا شاہی ظلم کا زمانہ نہیں رہا۔ اس نے برہمنوں کو مخاطب کر کے کہا کہ کیوں بے فائدہ شور مچاتے ہو جاؤ۔ چپ چاپ اپنے گھروں میں بیٹھو۔ تم اذان پر کیا کہتے ہو۔ لاہور میں تو گائیں[1] ہو رہی ہیں۔ یہ گورنمنٹ انگریزی کی پہلی برکت تھی جو کہ ہم کو حاصل ہوئی تھی۔ کیونکہ بانگ دعوت اسلام کا ایک طریقہ ہے جو مختصر الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ آؤ لوگو! تم توحید کو اختیار کرو۔ اور مسلمان ہو جاؤ۔ ایسا ہی ایک مقدمہ ہوشیارپور میں ایک انگریز کے سامنے ہوا تھا۔ کیونکہ سکھوں کے زمانہ کے بلے ہوئے ہندو برہمن بانگ کے جانی دشمن ہر جگہ

بانگ پر مقدمہ

ہو رہے تھے اور ابتدائے حکومت انگریزی کے وقت ایسے مقدمات بہت سے ہوئے تھے۔ جب ابتداء میں انگریزوں کی عملداری شروع ہوئی۔ تو ایک جگہ ایک مسلمان کے مسجد میں بلند آواز سے اذان کہنے پر تمام پنڈت برہمن جمع ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے مجسٹریٹ ضلع کے پاس پہنچے۔ جو کہ انگریز تھا اور اس کے سامنے شکایت کی کہ ہم پر بڑا سخت ظلم ہوا ہے کہ ایک مسلمان نے بانگ دی ہے اور اس بانگ نے سخت نقصان کیا ہے۔ کیونکہ اس سے ہماری چیزیں بھرشٹ ہو گئی ہیں۔ نہ آٹے گوندھے ہوئے پکانے کے کام کے رہے نہ روٹیاں پکی ہوئی کھانے کے لائق رہیں نہ کپڑا پہننے کے قابل رہا۔ گھر کے سب برتن بھرشٹ ہو گئے۔ مجسٹریٹ دانا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ بڑی پر تاثیر

[1] یعنی گائے ہی ذبح ہو رہی ہے جو ایک سخت جرم قرار دیا جاتا تھا۔ ایڈیٹر

معلوم ہوتی ہے۔ اُس موذن کو فوراً بلایا۔ چنانچہ وہ موذن طلب کیا گیا اور مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہوا - ایک طرف غریب موذن اکیلا کہڑا تہا اور دوسری طرف پنڈتون - برہمنون اور کہتریون کے گروہ کے گروہ دادفریاد کرتے ہوئے جمع ہوئے - انگریز نے اس موذن کو کہا کہ ہم تمہاری اذان سننا چاہتے ہین۔ تم ہمارے سامنے اسی طرح اذان کہو۔ چنانچہ اس نے اذان کہی صاحب نے کہا اس اذان سے تو کوئی ایسی بات معلوم نہین ہوتی - اور ہندوؤن کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیا اس ملان نے اسی طرح اذان بانگ دی تہی - اس پر سب برہمن او ان کے ساتہی چیخ چلا اُٹھے - کہ نہین حضور وہ بانگ تو بلند آواز سے تہی - تب مجسٹریٹ نے کہا کہ تم نے یہ بانگ بہت آہستہ کہی ہے تم بلند آواز سے بانگ کہو - تب اُس نے بہت بلند آواز سے بانگ کہی جس کو مجسٹریٹ نہایت غور سے سنتا رہا اور بعد ختم ہونے کے تعجب کے ساتھ اپنے سررشتہ دار کی طرف مُونہہ کرکے کہنے لگا کہ اس بانگ سے تو ہمارا کچہہ بہرشٹ نہین ہوا کیا تم پر کوئی ایسا اثر ہوا ہے - کہ تمہاری کوئی چیز بہرشٹ ہوگئی ہو - سررشتہ دار ہنسا اور کہا کہ کچہہ نہین - تب مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ پنڈت شریر معلوم ہوتے ہین ان سب کے مچلکے لئے جاوین اور اگر آیندہ کوئی ایسی شرارت کرین - توان کو سزا دی جاوے اب خیال کرو کہ **انگریزون کا قدم کس قدر مبارک ہے** - اور اُن کے زمانہ مین اسلام کو کس قدر ترقیات حاصل ہوئی ہین -

برکات سلطنت برطانیہ

سکہون کے زمانہ کا ایک شخص کمے شاہ نام ذکر کیا کرتا تہا کہ اسکو مرشد صحیح بخاری کی زیارت کی خواہش رہا کرتی تھا کہ اس کی شکل دیکھ سکے اور پانچوقت نمازمین دُعا کرتا تہا اور پہر ناامید ہوکر رو پڑتا تہا کہ مجھے سکہوں کے زمانہ مین کہان سے مل سکتی ہے - اب وہی صحیح بخاری ہے کہ تین چار روپے مین مل سکتی ہے - مطبع اور ریل اور ڈاک کے ذریعہ سے کتابون کے خزانے نکل آئے ہین - اس وقت ملاؤن کے پاس کنز قدوری کے سوائے کچہہ نہ ہوتا تہا - اسلام کی ترقی کے واسطے اس گورنمنٹ کا قدم ایک ارہاص ہے - کسی امر کے ظہور سے پہلے اس کا مقدمہ اور پیش خیمہ ہوتا ہے - انگریزون کا آنا اسلام کی ترقی کا مقدمہ ہے - بہت سے علامات ظاہر ہوگئے ہین سب سے اول اذان کی اجازت ہوگئی پہر نمازون کی ادائگی مین کوئی مزاحمت نہین رہی دوگائے جس کے واسطے ہزارون مسلمانون کے خون ہوتے تہے وہ خود ذبح ہورہی ہے - ایک دفعہ گائے کے ذبح کرنے کے شبہ مین ایک جگہ سات ہزار مسلمان قتل کئے گئے تہے

حیوان کی خاطر انسان پر ظلم

ایک دفعہ بٹالہ مین بھنڈاریون کی حکومت تہی - اس زمانہ مین ایک سید نیک بخت سپاہی شام کے وقت بازار مین جارہا تہا کہ پیچہے سے گائیون کا ایک ریوڑ آگیا - جس کو دیکھ کر وہ ایک دیوار کے ساتھ کہڑا ہوگیا کہ وہ گذر لے توپہر اپنا راستہ لے - اتفاق سے ایک گائے اس کے قریب آگئی کہ اس کو گرادے اُس نے اپنی تلوار کی نیام سے اس کو پرے ہٹایا نیام کی نوک کچہہ پھٹی ہوئی تہی اور اس مین سے تلوار کی نوک سے گائے کے چمڑے پر ایک خفیف سی خراش ہوگئی - جس پر کسی برہمن کی نظر پڑگئی - بس پہر کیا تہا - فوراً اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے اور کاردار نے نہایت ظلم کے ساتھ اس غریب کا ہاتھ کٹوادیا - اسلام نے سکہون کی سلطنت سے اتنے صدمے اُٹھائے تھے کہ اگر اب اس نعمت کا انکار کرین توخدا کا انکار ہوگا - کیونکہ خدا ہی نے یہ نعمت بھیجی ہے اور ہمارے واسطے ایسا امن کردیا ہے کہ ہم جس طرح سے چاہین وعظ کرین - خداتعالیٰ کی عبادت کرین - اپنے دین کی اشاعت کرین - کوئی مزاحمت کرنیوالا نہین یہ ایک نعمت ہے مگر مسلمانون نے نہ تو اس شکرگذاری کا حق ادا کیا ہے اور نہ اس امن کا حق ادا کیا گیا ہے

مسلمانون کی ناشکرگزاری

جوکہ ان کو حاصل ہے اس قدر امن پاکر تو مسلمانون کو لازم تہا کہ بہت زیادہ دین کی طرف توجہ کرتے لیکن برخلاف اس کے اب تو مساجد بھی خالی پڑی ہین پہلے تو یہ شکایت تہی کہ سکہہ اذان نہین کہنے دیتے اور اب یہ ہے کہ اذان کی طرف کوئی توجہ نہین کرتا - دنیا کے جھگڑون مین اور ناگفتنی عیبون مین ایسے مبتلا ہوئے ہین کہ دین کو بالکل بہول ہی گئے ہین - چاہیئے تھا کہ نیکی مین ترقی کرتے نہ کہ بدی مین - امن کی حالت مین انسان کو اختیار ہوتا ہے - کہ خواہ مساجد کو آباد کرے اور خواہ قمارخانے کو - لیکن افسوس ہے کہ مسلمان نیکی کی طرف نہین جھکے اور اُنھون نے بدی کو اختیار کیا ہے لیکن **ہماری جماعت** کو چاہیئے - کہ وہ ایسا نہ کرے بلکہ اس امر کی قدردانی کرے - اسی واسطے خدا نے اُس کو پنجاب مین قائم کیا ہے

پنجاب کی مشابہت عرب کے زمانہ جاہلیت کے ساتھ

سکہون کے زمانہ پنجاب کی حالت بلحاظ جہالت اور بے دینی کے ایسی ہی تہی جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کے ملک کی حالت تہی - جس کو زمانہ جاہلیت کا عرب کہتے ہین - جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے قریش کی حالت بہت وحشیانہ تہی وہی حالت اس ملک کے لوگون مین ہورہی تہی - انسانی فطرت کا ایسا تنزل ہوگیا تہا کہ قریب تہا کہ جانورون کی طرح ہوجاوین - اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تہا - ورنہ یہان تک نوبت پہنچ چکی تہی کہ بعض مسلمانون نے سکہون کی طرح کچہین پہن لی تہین اور بعض تو سکہہ بن گئے تہے اس لحاظ سے بھی یہی ملک حق رکہتا تہا کہ آخری زمانہ کا مسیح اور مہدی اس مین پیدا ہو - جیسا کہ عرب کا ملک اپنے زمانہ مین تمام دنیا سے بڑھکر وحشیانہ حالت مین ہونے کے سبب اس قابل ہوا تہا کہ آخری نبی اس مین پیدا ہو تاکہ سب سے بڑی وحشی قوم کو سب سے بڑہکر مہذب بناکر ایک معجزہ ظاہر کرے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کی حالت نہائت ہی ردی ہوچکی تہی - ہر ایک قسم کی بے قیدی اور شرارت اور بدکاری ان مین پائی جاتی تہی - شرابین پیتے تہے - زنا کرتے تہے - جوا کھیلتے تہے اور کسی قسم کے جُرم کو معصیت نہین سمجہتے تھے - خداتعالےٰ نے قرآن شریف مین بہی اُن کے مفاسد کا ذکر کیا ہے - جتنی متفرق بدیان مختلف زمانون مین دنیا مین ہوتی رہی ہین آدم سے لے کر اخیر زمانہ تک وہ سب مجموعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پائی جاتی تھین - وہ ایک نہایت ہی تاریک زمانہ تہا - جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت نکلا اور اُس نے دنیا کو روشن کیا اُس زمانہ کی تاریکی اور اس کے بعد کی روشنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت کے واسطے ایک کافی دلیل تہی جب دنیا مین ہر طرف موت ہی موت نظر آوے - تو عادت اللہ اس طرح جاری ہے - کہ ایسے وقت مین کوئی نہ کوئی علاج

بھی نکل آتا ہے - فطرت انسانی مین یہ بات داخل ہو کہ ایسے وقت مین مصلح ضرور پیدا ہو جاتا ہے عرب کی جو وحشیانہ حالت اُس زمانہ مین تہی - اس کا پتہ اس وقت کی کتابون کے پڑھنے سے لگ سکتا ہے - یہ خداتعالے کے رحم کا اقتضار تہا کہ ایسے وقت مین خاتم النبین کو پیدا کیا - مسلمانون کے واسطے یہ ایک فخر کی بات ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر جو دلایل زبردست ہین - اُن مین سے ایک

طبیب رُوحانی

یہ دلیل بھی ہے کیونکہ جب ایک طبیب ایسے وقت مین آدے کہ لوگ مختلف قسم کی بیماریون مین گرفتار ہون - جیسے سل اور دِق اور مُحرکہ وغیرہ اور گروہ کے گروہ ان امراض مین مبتلا ہون اور اس طبیب کے علاج سے وہ بیمار شفا پاجاوین - تو پھر ایسے شخص کو طبیب ماننے کے واسطے اور کسی دلیل کی ضرورت نہین رہتی - پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رُوحانی طبیب تھے اور جس کا کام دعوے کیا اُنہون نے وہ کرکے دکھلا دیا - اور ایسے طور سے اس کی تبلیغ کی کہ اس کی نظیر دنیا بہر مین نہین پائی جاتی - اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت کے ثبوت مین اور کسی دلیل کی ضرورت نہین

مقابلہ آنحضرت و مسیح ناصری

مجبوری سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کیونکہ حق یہی ہے - کہ یہ ہر دو دلیلین جس کمال کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے پوری ہوئین دوسرے کسی نبی کو یہ حاصل نہ ہوسکین نہ حضرت موسےٰ کے واسطے یہ سب باتین جمع ہوسکین اور نہ حضرت عیسےٰ کیواسطے - حضرت عیسےٰ کے زمانہ مین جو یہودیون کی قوم تہی اور جس کی طرف وہ مبعوث ہوئے تہے - اُن کے پاس خدا کی کتاب توریت موجود تہی - اس کو پڑہتے تہے اور اپنے طور پر مذہبی فرایض بجالاتے تھے - گو وہ غافل اور دنیا دار ہوچکے تھے تاہم رسم کے طور پر اُن کے پاس بیت المقدس تہا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم مین پیدا ہوئے جن کے پاس نہ کتاب تہی اور نہ علوم کے ساتھ وہ کوئی تعلق رکہتے تھے وہ نہ خدا کو مانتے تھے اور نہ انبیار کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے تھے اور نہ آخرت کے قایل تھے بلکہ کہا کرتے تہے کہ ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت و نحی - یہ صرف اسی دنیا کی حیاتی ہے - اسی مین لوگ زندگی بسر کرکے مرجاتے ہین اور بس اسی پر خاتمہ ہوجاتا ہے اور کہتے تھے - و ما یھلکنا الا الدھر - یہ دہر ہی ہم کو ہلاک کریگا اور بس - غرض وہ پورے دہریہ تھے اور دُنیا کے تمام مذاہب کا نقشہ اُس وقت عرب مین موجود تہا وہ گندے مذاہب جن مین افراط تفریط پائی جاتی تہی سب اُس جگہ موجود تھے اور جتنے گند اور افعال شنیعہ انسان مین ہوتے ہین وہ سب ان مین موجود تھے - ایسی خراب حالت کے بعد جو تبدیلی اُن لوگون مین پیدا ہوئی وہ اِن لوگون سے مخفی نہین جو اسلام کے حالات سے آگاہی رکہتے ہین - قبل اسلام مین آنے کے اُن لوگون کی حالت وہ تہی - کہ یا کلون کما یا کل الانعام - چارپایون کی طرح کہانے پینے کے سوائے ان کا کوئی شغل نہ تہا - یہ تو حالت کفر تہی - اس کے بعد اُن کی حالت اسلامی کی یہ تعریف ہے کہ یبیتون لربھم سجدًا و قیاماً - اپنے رب کی عبادت مین سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزار دیتے ہین وہ کہانا پینا سب بُھول گئے اور پہلا نقشہ بھی بالکل بدل گیا قرآن شریف مین اِن کے ہر دو وقتون کی حالت بوضاحت بیان کی گئی تہی - اور قرآن شریف اُن کو علانیہ سنایا جاتا تہا - اگر اس مین کوئی غلطی ہوتی تو وہ ضرور بول اُٹھتے - کہ یہ جھوٹ ہے مگر کسی نے دم نہ مارا - حدیث شریف مین ان کی تعریف مین آیا ہے - اللہ اللہ فی اصحابی - میرے اصحاب مین اللہ ہی اللہ ہے - ان کا رنگ ہی بدل گیا تہا - علاوہ اور معجزات اور نشانات کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت مین ایک زبردست دلیل یہ ہے جو بیان کی گئی ہے -

زندہ اسلام

اس کے علاوہ اسلام کی صداقت پر ایک اور دلیل یہ ہے - کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے - اور ہر فصل مین وہ اپنی زندگی کے آثار ظاہر کرتا رہتا ہے - دیکھو جیسا کہ درختون کا حال ہے کہ موسم خزان مین تمام درختون کے پتے اور پھل پھول گر جاتے ہین اُس وقت کوئی شناخت نہین کرسکتا کہ ان درختون کے درمیان پھل دینے والا زندہ درخت کونسا ہے اور مُردہ درخت کونسا ہے - لیکن جلد موسم بہار آجاتا ہے تو زندہ درخت اپنے پھول اور پھل کے ساتھ زندگی کا ثبوت دیتا ہے - یہی حال مذاہب کا ہے - مرور زمانہ سے وہ اصلیت نہین رہتی - چھ سات دن مین تو بدن کا کپڑا بھی میلا ہوجاتا ہے - ایسا ہی دینی معاملہ مین لوگون کے درمیان غفلت اور سُستی پھیل جاتی ہے - لوگ دُنیا کی طرف جب جہک جاتے ہین یہ زمانہ مذاہب کے واسطے خریف کا زمانہ ہوتا ہے اور ایسا خریف سو سال مین آتا ہے اور خداتعالیٰ کی حکمت کاملہ نے صدی کے سر پر پھر ربیع رکھا ہوا ہوتا ہے جس سے مذہب کے پھل پُھول پھر تازہ ہوتے ہین - مگر یہ ربیع اُسی مذہب کو نصیب ہوسکتی ہے - جو سچا اور منجانب اللہ ہے اور اُس درخت کی مانند ہے جو زندہ ہے اور مر نہین چکا - مگر جس باغ مین ہمیشہ خریف ہی رہتا ہے سمجھو کہ وہ ناکارہ ہے - سو آجکل مذہب اسلام حالت ربیع مین ہے - کہ خداتعالےٰ نے اس کے درمیان ایک شخص بھیجا - جو اس کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوتا ہے اور دین اسلام کی تائید مین نشان دکھلاتا ہے - لیکن عیسائی اور ہندو اور آریہ اور تمام مذاہب جو اسلام کے سوائے ہین - سب حالت خریف مین ہین - اور ہمیشہ اسی مین رہینگے کیونکہ وہ مرچکے اُن کے واسطے الہام آلہی کا سلسلہ بند ہوچکا -

خدا کی ہستی کا ثبوت

مین علانیہ کہتا ہون کہ اسلام کے سوائے **باقی مذاہب مُردہ ہین - صرف اسلام زندہ ہے جو اپنے اندر خوارق اور نشان اپنے ساتھ رکہتا ہے جو چاہے دیکھ لے اگر مین نہ دکہا سکون تو جو سزا چاہین مجھے دین** - وہ خدا جس کے تعلق کے ساتھ نجات موقوف ہے اور ایمان اور یقین اس تعلق کے ذریعہ سے پختہ ہوتا ہے - مین سچ سچ کہتا ہون کہ اُس خدا کا علم بجز اسلام کے اور کسی کو حاصل نہین ہے باقی تمام مذاہب صرف ذہنی طور پر کہتے ہین کہ خدا ہے مگر کیا خدا نے اُن مین سے کسی کے ساتھ کلام کیا ہے کیا اُن کے پاس کوئی نشان ظاہر ہوتے ہین ویدون کی رُو سے تو یہ بات طے یافتہ ہے کہ نہ کوئی نشان ہے اور نہ کوئی معجزہ اور نہ اس زمانہ مین خداتعالےٰ کسی کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے - اگر یہ کہا جاوے کہ چاند

سورج زمین آسمان خدا کی ہستی کے دلایل ہین تو ہندو مذہب کے مطابق یہ بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ارواح خود بخود ہین - خدا ان کا خالق نہین اور پرمانو بھی خود بخود ہین - خدا ان کا خالق نہین پس جب روح اور مادہ ہر دو خود بخود ہین - تو وہ خود بخود جڑ بھی سکتے ہین جوڑنے کے واسطے بھی پرمیشور کی ضرورت نہین ہو سکتی - پس خدا کی ہستی پر ان لوگون کے پاس کوئی دلیل موجود نہین مگر ہمارا خدا کہتا ہے کہ تمام ارواح مین نے ہی پیدا کئے اور تمام ذرات مین نے ہی بنائے ہین اور ہر ایک چیز کا مبدا رفیض مین ہون - مجموعہ مصنوعات پر نظر کر کے ہم کہ سکتے ہین کہ اس کا خدا ہے - مگر خدا تعالیٰ مومن مسلمان کو اس حد تک نہین رہنے دیتا - بلکہ وہ اس کو بڑے بڑے نشانات کے وعدے دیتا ہے اور پھر اُن کو پورا کر کے دکھلاتا ہے - قرآن شریف مین آیا ہے لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا - ان کے واسطے اسی دنیوی زندگی مین بشارتین نازل ہوتی ہین اور قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہین کہ وہی ہمارا رب ہے اور پھر اس ایمان پر استقامت دکھلاتے ہین اللہ تعالیٰ اُن پر فرشتے نازل کرتا ہے جو ان کو تشفی دیتے ہین کہ تم کو کوئی غم اور حزن نہین پہنچیگا - خدا تعالےٰ کی شناخت کے واسطے یہ ایک بڑا طریق ہے کہ نشانات کا مشاہدہ کرایا جاوے - جب ایک سلسلہ نشانات اور کرامات کو مدت دراز گذر جاتی ہے - تو لوگ دہریہ مزاج ہو جاتے ہین اور بے ہودہ باتین بناتے ہین - چاہیئے کہ ایسے لوگ جو معجزات کے منکر ہین ہماری سامنے آوین خباثت کے ساتھ انکار جدا بات ہے وہ مانین یا نہ مانین ان کا اختیار ہے لیکن ہمارے سامنے آ کر وہ لاجواب ضرور ہو جائینگے - خدا تعالےٰ نے اقتداری پیش گوئیون کیواسطے یہ سلسلہ قائم کیا ہے خدا تعالیٰ کی رحمت کا یہ ایک ذریعہ ہے -

تقوی

لیکن خدا تعالیٰ کے نشانات تقوی اور طہارت کے ساتھ حاصل ہوتے ہین - اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے - کہ تقوے علم کی جڑ ہے اور تقوی ہی نیکی کی جڑ ہے - علم سے اس جگہ مراد دینی علم ہے نہ کہ دنیوی علم - اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ یہ کتاب ھُدیً للمتقین یعنی ان لوگون کے واسطے ہدایت کا ذریعہ ہے - جو کہ تقوے اختیار کرتے ہین - قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے تقوی کا ہونا ضروری ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - لا یمسہ الا المطہرون سوائے مطہر اور متقی لوگون کے اور کوئی اس کے علوم سے بہرہ ور نہین ہو سکتا - دنیوی علوم اور حرفہ اور پیشہ اور فلسفہ اور خشک منطق کے حاصل کرنے کیواسطے یہ ضروری نہین کہ انسان متقی ہو - کیسا ہی فاسق فاجر کوئی ہو ان علوم مین دسترس کر سکتا ہے مگر یاد رکھو کہ دینی معارف اور حقایق اور لطایف صرف ان لوگون کو حاصل ہو سکتے ہین - جو متقی ہین - ؎

عروس حضرت قرآن نقاب آنگاہ بکشاید
کہ دار الملک معنی را بہ بیند خالی از غوغا

اللہ تعالےٰ نے اس بات کو حرام کیا ہے کہ فسق و فجور اور شرارت کے ساتھ کسی کو دینی علوم بھی حاصل ہو جائین ہان چور کیطرح کوئی دوسرون کی بات لے کر بیان کر دے تو وہ مال مسروقہ ہے - لیکن وہ کلام جو روح القدس کی تائید کے ساتھ ہوتا ہے - وہ تقوے کے بغیر حاصل نہین ہو سکتا تمام دینی علوم کی کنجی تقوی ہی ہے -

تفسیر اول رکوع سورہ بقرہ

اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے -

الم - ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدیً للمتقین - یہ کتاب تقوی کرنے والون کو ہدایت دیتی ہے - الذین یُؤمنون بالغیب - وہ جو خدا پر ایمان لاتے ہین - حالانکہ ابھی ان کو خدا نظر نہین آیا - یقیمون الصلوۃ - نماز کو کھڑا کرتے ہین حالانکہ نماز ان کی گر گر جاتی ہے - ومما رزقنٰہم ینفقون جو کچھ ان کو دیا گیا ہے اُس مین سے خرچ کرتے ہین والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہین اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہین -

اب اس جگہ ایک سوال کیا جاتا ہے اور نادان آدمی قرآن شریف پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہین کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے - صدقہ دیتا ہے - کتب الٰہی کو مانتا ہے - جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے - تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے - جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے عطا ہوگی -

سو غور سے سننا چاہیئے کہ اس جگہ ہدایت سے مراد ایک اور اعلیٰ امر ہے - جو انسان کی کمال ترقیات پر دلالت کرتا ہے اور ان اعمال کو صبر اور استقلال کے ساتھ بجالانے سے حاصل ہوتا ہے - پہلا ایمان غیب پر ہے - لیکن اگر ایمان صرف غیب تک محدود رہے - تو اس مین کیا فایدہ وہ تو ایک سنی سنائی بات ہے - اس کے بعد معرفت اور مشاہدہ کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے - جو کہ اس ایمان کے بعد رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام کے عطا ہوتا ہے اور انسان کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آ جاتی ہے - جن باتون پر وہ پہلے غیب کے طور پر ایمان لاتا تھا - اب ان کا عارف بن جاتا ہے اور اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو اسی دنیا مین دیکھ لیتا ہے پس غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جاتی ہے اور وہ مشاہدہ کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے - ایسا ہی متقی وہ ہے جو نماز کو قائم کرتا ہے - اُس کی نماز مین وساوس شروع ہو جاتے ہین اور شیطان اس کے دل کو اور طرف پھیرنا چاہتا ہے - مگر وہ بار بار اُن وساوس کو دور کرتا ہے اور اپنا دل خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے - ابتدائی حالت مین وہ نماز مین کھڑا ہوتا ہے - تو طرح طرح کے وسوسے دل مین آنے لگتے ہین - جن کا پہلے کبھی نشان گمان نہ تھا گویا نماز اس کی گرتی رہتی ہے - مگر جو شخص ایسی کو بھی قائم کرتا ہے بالآخر خدا تعالیٰ نماز کے وقت ایک پوری کامیابی عطا کرتا ہے - ایسا کہ نماز اس کی غذا ہو جاتی ہے - اور خدا تعالےٰ کی طرف اس کا دل ایسا لگتا ہے اور خدا کی یاد مین وہ ایسا محو ہوتا ہے - کہ کوئی تجارت اس کو خدا کی یاد سے غافل نہین کر سکتی - یہ کوئی قصہ کہانی کی بات نہین - **نماز تمہارے پاس ایک خزانہ ہے** - تم اس کو تلاش کرو کیسا بد قسمت وہ شخص ہے کہ اس کے گھر مین کنوان ہے اور وہ پیاس سے مرتا ہے - نماز تو تمہارے گھر مین ایک دولت ہے - جس کے ذریعہ سے تم خدا سے ہمکلام ہو سکتے ہو اور نشانات مل سکتے ہین - یہ نعمت

مخاطبہ الٰہیہ

صرف اسلام کے پاس ہے باقی تمام مذاہب اس سے بے بہرہ ہین - کیا ہی ماتم زدہ اور مردہ مذہب ہے وہ جو خدا کی ہمکلامی کا انکار کرتا ہے اور اس کو وہ لطف حاصل ہی نہین - وہ مذہب کس کام کا جس مین پیاسے کے واسطے پانی نہین اور بھوکے کے واسطے روٹی نہین - وہ کیسا میزبان ہے جس نے مہمان

کو اپنے گہر مین بلایا۔ اور اس کے ہاتہہ دہلائے۔ مگر نہ اس کے آگے روٹی رکھتا ہے نہ پانی۔ اسلام ہمیشہ ایک زندہ مذہب ہے۔ جو ضرورت کے وقت اپنی تازگی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔ اس زمانہ مین بھی جو کہ مجموعہ معاصی

ضرورت امام

ہے۔ اسلام نے اپنی تازگی اور زندگی کا ثبوت دیدیا ہے۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہر طرح کے فسق و فجور کا اس زمانہ مین پورا جوش ہے۔ ہزارون مسلمان شراب پیتے ہین زنار کرتے ہین۔ دیانت کے کامون مین ٹھیک نہین اُترتے ہین۔ قرضہ لیتے ہین تو واپس کرنے کا نام نہین لیتے۔ یتیم بچون کا مال کہاتے ہین۔ وہی قریش کی سی حالت ان لوگون کی ہو رہی ہے۔ یہ تو ان کی اندرونی حالت ہے باہر سے اُن پر یہ ابتلا ہے۔ کہ غیر مذہب کے لوگ طرح طرح کے اغوا کر کے اور ہر طرح کا لالچ دے کر ان کو اسلام سے خارج کر رہے ہین۔ کئی لاکہہ آدمی عیسائی ہو چکے ہے۔ نہ اندرونی طور پر مسلمانون کو خوش حالی حاصل ہے اور نہ بیرونی طور پر۔ کیا اس زمانہ مین اسلام کی محافظت کے واسطے کسی مصلح کا پیدا ہونا ضروری نہ تہا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ ہمنے ہی یہ قرآن شریف نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہین۔ کیا جب اسلام پر خزلیت کا زمانہ آیا۔ اور ایسی وحشیانہ حالت مسلمانون کی ہو گئی۔ کہ دس ہزار مین سے بمشکل ایک شخص قرآن شریف پڑہہ سکتا تہا اور بجائے السلام علیکم کے واہ گرو کی فتح کہی جاتی تہی۔ کیا ایسے خزلیت کے بعد ضروری نہ تہا کہ ربیع کا وقت آوے۔ یہ ایک بڑا صدمہ اسلام پر تہا۔ لیکن اس کے بعد دوسرا صدمہ اسلام پر پڑا۔ وہ اُس قوم کی طرف سے ہے۔ جو اس بات پر بڑی حریص ہے

عیسائیت کا حملہ

کہ انسان کو خدا بنائے۔ اس قوم نے نہ چاہا کہ مسلمان جو پہلے ہی سے زخم خوردہ تہے۔ ان کو اپنے حال پر رہنے دیتے۔ بلکہ اس قوم نے مسلمانون کو اور بھی بڑہکر اپنا شکار کرنا چاہا۔ بہت سے سیّد اور شریف قوم کے لوگ کرسٹان ہو گئے اور کئی ایک خاندانی عورتین عیسائی مشنری لیڈیون کے اثر سے بے پردہ ہو کر معاصی مین جا گرفتار ہوئین یہ کیسی تلخی کی بات ہے۔ اس وقت زمانہ بالطبع تقاضا کرتا تہا۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی مدد آوے

جو شخص بے حیائی سے کہتا ہے کہ اب بھی اسلام کا کچہہ نقصان نہین ہوا تہا۔ اس کا مونہہ کون پکڑ سکتا ہے وہ جو چاہے سو کہے لیکن اس مین شک نہین کہ اسوقت خدا تعالےٰ کی بڑی مدد درکار تہی۔ یہ لوگ خود ہی کہا کرتے تہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرتا ہے لیکن **اس صدی کو کیا ہو گیا کہ ۲۴ سال گزر گئے اور کوئی مجدد نہ آیا اور اگر آیا تو بقول تمہارے صرف ایک دجال آیا**۔ کیا سبب ہے کہ اس صدی کے سر پر آکر وہ حدیث بہی جہوٹی ہو گئی جو ۱۳۰۰ سال تک ٹہیک ثابت ہوتی چلی آئی تہی۔ سنت اللہ ہمیشہ سے اسی طرح جاری ہے کہ جب ہر طرف معصیت پہیل جاتی ہے تو وہ اصلاح کے واسطے کسی کو بھیجدیتا ہے۔ کیونکہ اتنی بڑی اصلاح صرف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو سکتی ہے اور اب بہی یہ اصلاح خدا ہی کریگا۔ اُس کے سوا اور کون ہے جو اتنی بڑی اصلاح کرے۔

نشان کسوف خسوف

ایک اور حدیث جس کو یہ لوگ رو رو کر پڑہا کرتے تہے یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ مین رمضان کے مہینہ مین سورج کو اور چاند کو گہن لگیگا۔ حدیث کے مطابق یہ بات نہ ایک دفعہ بلکہ دو دفعہ ہو گئی ایک دفعہ مشرقی کرہ ارض مین اور ایک دفعہ مغربی کرہ ارض مین۔ مولوی محمد لکھو کے والے نے اپنی کتاب احوال الآخرت مین بھی اس کا مفصل ذکر کیا تہا اور تاریخین بھی لکہدی تہین۔ یہ وہ حدیث تہی جس کو واعظ اور مولوی لوگ ممبرون پر چڑہکر پڑہا کرتے تہے اور لوگون کو تشفی دیا کرتے تہے۔ کہ مہدی آویگا اور یہ اس کے نشانات مین۔ لیکن افسوس ہے کہ جب وہ دن آگیا اور نشان پورا ہو گیا۔ تو سب سے پہلے انکار کرنے والے یہی لوگ ہوئے۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہین کہ اسلام کے واسطے اقبال کے دن کبہی نہ آوین۔ ایک مولوی کا ذکر ہے جس کا نام غلام مرتضےٰ تہا کہ وہ عین رمضان کے مہینہ مین جبکہ کسوف خسوف واقعہ ہوا تو نہایت دردناک ہو کر اپنی رانون پر ہاتھ مارتا تہا اور کہتا تہا کہ اب دنیا گمراہ ہوگی کیا یہ لوگ خدا تعالیٰ سے زیادہ دنیا کے خیرخواہ ہین کیا خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ دنیا مین گمراہی پھیلی رہے اور اس کی اصلاح کیواسطے کوئی سامان مہیا نہ کیا جاوے اس سلسلہ کی صداقت کو سمجہنے کے واسطے کون سی بات باقی رہ گئی تہی۔ قرآن شریف اس کی سچائی کو

ظاہر کرتا ہے اور حدیث سے اس کے واسطے دلائل قائم ہو چکے ہین۔ قرآن شریف مین طاعون کے متعلق بہی پیشگوئی ہے کہ وہ ایک کاٹنے والا کیڑا ہوگا دیکہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تہا آخری زمانہ کے متعلق جسقدر پیشگوئیان تہین وہ سب پوری ہو چکی ہین طاعون ملک مین ایسی پڑی ہے کہ شہرون کے شہر برباد ہو گئے ہین اور ندیان اور نالے جاری ہو گئے ہین آبادیان بڑہ گئی ہین کتابین کثرت سے شائع ہو گئین باہم اختلاط اور میل جول بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اُونٹ ایسے بیکار ہو گئے کہ مکہ مدینہ تک بہی ریل طیار ہونے لگی ہے مگر افسوس ہے کہ فقط میرے ساتہہ بخل کے سبب یہ لوگ نہین چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی پوری ہو یا قرآن شریف کا کہا سچ ہو جاوے۔ مین سچ کہتا ہون کہ **ان لوگون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** کے ساتھ **کچہہ محبت نہین کیونکہ دشمن کو آزار دینے کے واسطے کوئی شخص اپنے محبوب پر حملہ نہین کرتا**۔ پہر یہی نہین کہ پہلی پیشگوئیان مین پیش کرتا ہون یا اگلے معجزات پر انحصار رکہتا ہون بلکہ مین کہتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین تہے اور وہ پیچہے نہین رہ گئے بلکہ ہمیشہ دکہائے جاتے ہین کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے خوارق دکہلانیوالے ہر زمانہ مین موجود رہتے ہین یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل اس دین پر ہے حضرت عیسےٰ کے معجزات محدود تہے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین ہین۔ افسوس ہے کہ یہ مسلمان ایک طرف آن حضرت کے ساتہہ محبت کا دعویٰ کرتے ہین اور دوسری طرف میرے بغض کیوجہ سے خود اسلام کو ہی مٹا دینا چاہتے ہین ایک زلزلہ والی پیشگوئی ہی کو دیکہو جو کہ قرآن شریف مین بہی موجود ہے اور میری کتب براہین احمدیہ مین موجود ہے اور جب مین گورداسپور مین مقدمہ پر تہا تو اُس وقت بہی خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تہا کہ **ایک زلزلہ کا دھکا** **عفت الدیار محلہا و مقامہا**۔ یہ پیشگوئیان پہلے سے اخبار بدر اور الحکم مین چہپ گئی تہین۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا پہر موسم بہار مین زلزلہ آیا۔ جیسا کہ پہلے سے بذریعہ الہام بتلایا گیا تہا خدا تعالےٰ کے وعدے سب پورے ہوئے۔ مگر ان لوگون کا

عجیب حال ہے۔ کہ میرے سبب سے قرآن شریف کی پیشگوئیوں کا بھی انکار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی ایمانی حالت یہ ہے۔ کہ جب میرے ذریعہ سے کوئی نشان اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتا ہو۔ تو فوراً انکار کر دیتے ہیں۔ جو شخص میری کتاب تالیف حقیقۃ الوحی کو پڑھیگا۔ اُسے خداتعالیٰ کی قدرت معلوم ہوگی ایک لاکھ سے زائد نشان ہمارے ہاتھ پر پورا ہو چکا ہے جن میں سے چند ایک بطور نمونہ کے اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ وہ شرم کریں اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو میری اس قدر نصرت کیوں ہوتی ہے۔ ہر ایک مقدمہ میں جو مخالفین نے ہم پر اُٹھایا خداتعالیٰ نے اس میں ہم کو فتح عطا کی۔

براہین احمدیہ

ماسوائے ان باتوں کے خود میری کتاب براہین احمدیہ ایک بدیہی ثبوت اس سلسلہ کے من جانب اللہ ہونے کی ہے کیونکہ وہ ایک بعید زمانہ کی کتاب ہے۔ اس کی تالیف کو شروع ہوئے تیس بتیس سال گذر چکے ہیں۔ تالیف کے بعد کئی سال تک اس کے مسودے پڑے رہے تھے اور چھپائی کا انتظام نہ ہو سکا تھا۔ پھر اس کو چھپے ہوئے بھی کوئی ۲۴ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس میں اس قدر پیشگوئیاں ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ نمونہ کے طور پر ایک بات بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ اس میں ایک الہامی دعا مندرج ہے۔ کہ

رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین

اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہتر وارثوں سے ہے۔ اس دعا سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو میں اکیلا اور گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا۔ وہ حالت تبدیل ہونے والی۔ پھر اسی وقت خداتعالیٰ نے یہ وعدہ دیا۔

یأتیک من کل فج عمیق۔ یأتون من کل فج عمیق

یعنے دور دور سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور تحایف لائینگے اور اس کثرت سے آنیوالے مہمانوں کے واسطے ضروری سامان بھی خود ہی مہیا ہو جاویگا۔ اس کے ساتھ ہی الہام ہوا۔

لا تصعر لخلق اللہ۔ یعنی لوگ کثرت سے آئیں گے ان آدمیوں سے تھک نہ جانا اور نہ اُن کے ساتھ بدخلقی کرنا

قادیان کے ہندو نشانات کے گواہ ہیں

یہ قادیان کے ہندو جو کہ ہم کو علانیہ گالیاں دیتے ہیں ان نشانات کے بھی سب سے پہلے گواہ ہیں کیا ان میں سے کوئی قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ جو اس کثرت سے میرے پاس آتے ہیں۔ آج سے چھبیس ستائیس سال پہلے بھی کوئی آتا تھا قادیان کے آریہ اور ہندو سب سے زیادہ میرے نشانات کے گواہ ہیں اور اس واسطے وہ اس انکار میں سب سے زیادہ جہنم کے لئے طیار ہو رہے ہیں انہی میں سے آریہ سماج والے شرمپت اور ملاوامل ہیں وہ گواہ ہیں۔ کہ جب میں باہر جاتا تو اکیلا جاتا تھا اگر کوئی میرے ساتھ جاتا تو اُن میں سے ہی کوئی ہوتا تھا اور مجھے کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہے اور کہاں جاتا ہے یہ لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر پرلے درجہ کے بے ایمان ہیں کیونکہ دھرم ایمان تو یہ ہے۔ کہ انسان جب نشان دیکھے تو اس کو قبول کرے اور انکار پر اصرار نہ کرے مگر یہ لوگ دنیا کے کتے ہیں اور دھرم کا دعوی جھوٹا ہے۔ کیا وہ قسم کھا کر یا بغیر قسم کے کہہ سکتے ہیں کہ یہ رجوع خلقت کا جس کا نمونہ وہ آج دیکھ رہے ہیں۔ اس کا کوئی نام و نشان ان دنوں میں بھی تھا کہ مجھے رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین والی دعا الہام ہوئی تھی اور جب کہ یہ الہام ہوا تھا کہ لوگ دور دور سے اور گہرے راستوں سے آئیں گے اور تحائف لاویں گے۔ کیا اس وقت میرے پاس اس کثرت سے لوگوں کے خطوط آتے تھے۔ جب میں براہین کے چھپوانے کیواسطے امرتسر جاتا تو تم ہی میرے ساتھ ہوتے تھے اور براہین احمدیہ کے پروف دیکھنے میں شریک ہوتے تھے کیا اس وقت یہ فتوحات میرے شامل حال تھے اب بتلاؤ کہ یہ کس کا کام ہے کہ جس وقت میں مانند ایک مخذول متروک آدمی کے تھا کوئی مجھے نہ جانتا تھا اور نہ کوئی میرے پاس آتا تھا۔ اس زمانہ میں خبر دی گئی۔ کہ اس قدر جماعت تیرے پاس آویگی کیا یہ انسان کا کام ہے کہ ایسی پیشگوئی اپنے پاس سے بنا کے ایک انسان جس کو کوئی نہیں جانتا وہ پچیس سال سے پہلے کہے کہ میں تمام ملک میں پہچانا جاؤں گا اور میری قبولیت ہوگی۔ یہ کس کا کام ہے۔ یہ صرف خدا کا کام ہے۔ کیونکہ علم غیب خدا ہی کا خاصہ ہے۔ جو لوگ باوجود گواہ رویت ہونے کے انکار پر اس قدر زور لگا رہے ہیں وہ خدا کے آگے کیا جواب دیں گے۔ **میں حلفاً کہتا ہوں کہ ان لوگوں پر سب سے زیادہ حجت قائم ہو چکی ہے۔** براہین احمدیہ وہ کتاب ہے۔ کہ تمام دنیا پر اس کی اشاعت ہو چکی ہے گورنمنٹ کے پاس اس کا نسخہ ہے۔ بخارا میں بھی یہ کتاب پہنچی۔ کہ مدینہ میں بھی گئی روم میں بھی گئی۔ لندن کے کتب خانہ میں بھی موجود ہے۔ کیا یہ خداتعالیٰ کا ایک بزرگ نشان نہیں؟ اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جلدی عذاب نہیں دیتا۔ مگر شوخیوں سے باز رہنا چاہیئے۔ دیکھو طاعون سے گھرانے کے گھرانے خالی ہو گئے اور خاندان کے خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔ مگر خدا کا الہام انی احافظ کل من فی الدار کا کیسی صفائی سے پورا ہوا۔ ہمارے مکان کے دیوار بدیوار گھروں میں طاعون کے کیس ہوئے۔ مگر اس گھر میں سے ایک چوہا بھی نہ مرا۔ خدا کے فضل کو دیکھو جو ہم پر ہو رہا ہے۔ **میں پھر کہتا ہوں کہ سب لوگوں پر حجت قائم ہو چکی ہے مگر قادیان کے آریہ اور ہندوؤں پر سب سے زیادہ ہوئی ہے۔** خدا کی قدرت ہے۔ کہ یہ اب بھی ہم پر ہنسی اڑاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ خداتعالیٰ شوخی کرنیوالوں کو کبھی نہیں چھوڑتا۔

جماعت کو صبر کی نصیحت

تم جو میرے مرید ہو مخالفوں کی دکھ دہی کے مقابلہ میں صبر کرو۔ اور حلم اختیار کرو۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے تو چپ کرو۔ بلکہ یہ لوگ تمہیں زدوکوب کریں تب بھی خاموش رہو۔ خود انتقام نہ لو۔ صرف دعا کرو اگر خدا کی طرف سے دل سخت نہ ہوتے۔ تو یہ لوگ کیوں تمہارے ساتھ سختی کرتے۔ اگر ہماری جماعت بھی مخالفوں کے مقابلہ میں ان کو مارنے کیواسطے طیار ہو جائے۔ تو پھر اُن میں اور ان میں کیا فرق ہوگا۔ **ہمارا مذہب یہ ہے کہ بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرو۔** ایک دفعہ انہیں ہندوؤں کا ایک مقدمہ ایک مکان کے متعلق سلطان احمد کے ساتھ تھا۔ میری دانست میں بموجب حق گوئی کے ایک کسر تھی۔ جس سے ہمارا مقدمہ خراب ہوتا تھا۔ ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ کیا میں نے اُس وقت سلطان احمد کی رعایت کی تھی یا کہ تمہاری۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مطلب کے وقت اور مصیبت میں گرفتار ہونے کے سبب میرے پاس آتا ہے اور میں ان کی امداد میں کبھی دریغ نہیں کرتا۔ باوجود ان کی شرارتوں کے کبھی اُن کے ساتھ بدسلوکی نہیں کرتا۔ پس تمہارے ساتھ بھی کوئی بدسلوکی کرے۔ تو تم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو اور بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ بار بار

تم بہت سے نقصان سنو اور پھر عمل نہ کرو۔ ہم کلام سے پرہیز ی سے بچو۔ دشمنوں کے ساتھ نرمی کرو۔ اور خدا سے دعا کرتے رہو۔ لیکن یاد رکھو کہ دعا تقویٰ سے قبول ہوتی ہے۔ تقویٰ دو قسم ہے۔ ایک علم سے متعلق اور ایک عمل سے متعلق۔

علم یا تقویٰ۔ اگر انسان متقی نہ ہو تو اسے دینی علوم حاصل نہیں ہو سکتے۔ اگر اعمال میں انسان متقی نہ ہو تو اس کے تمام اعمال نماز روزہ حج زکوٰۃ سب ناقص رہتے ہیں۔ خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور تمام مخلوق کے ساتھ احسان کرو۔ جو شخص صرف اپنے بھائیوں پر احسان کرتا ہے۔ اس میں کوئی فضیلت نہیں۔ چاہئے کہ سب پر احسان کرو۔ جو لوگ تمہارا دل دکھاتے ہیں ان پر بھی احسان کرو خواہ وہ ہندو ہوں یا عیسائی ہوں [illegible] ارادہ ہرگز کسی کے ساتھ نہ کرو۔ خدا نے اب عدالت اپنے ہاتھ میں لی ہے اس واسطے تمہیں نہیں چاہئے کہ تم عدالت کو اپنے ہاتھ میں لے لو۔ ابھی تو [illegible] انتہا ہو چکا۔ سارے دکھوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرو۔ [illegible] اچھا نمونہ [illegible] زبان سے [illegible] [illegible] اگر [illegible] [illegible] لڑو نہ جھگڑو۔ جو لوگ گالیاں دیتے ہیں ان کے پاس سے چپکے گزر جاؤ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اذا مرّوا باللغو مرّوا کراماً۔ خدا کے سچے مخلص بنو۔ خدا بے خبر نہیں۔ اس کو ہر بات کی خبر ہے۔ جہاں دو ہوتے ہیں وہاں تیسرا خدا انکو دیکھتا ہے۔ اور جہاں تین ہیں انکا چوتھا خدا ہی موجود ہے۔ اگر تمہارے نفسانی جوش غالب رہیں اور تم بھی دوسروں کی مانند بدزبانی کرو اور یہی خواہش کرو کہ ہمارے ارادے پورے ہو جائیں تو پھر تم میں اور دوسروں میں کیا فرق ہوگا۔ ایسا نمونہ دکھلاؤ کہ مخالف شرمندہ ہو جائے نیکی کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کرو۔ خدا نے بھی فرمایا ہے کہ امن کے ساتھ اور نرمی کے ساتھ اپنا کام کریں۔ ساری مصیبتیں بلائیں برداشت کرو اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو کہ جو شخص ہر ایک حملہ کے وقت صبر کرتا ہے اور انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے۔ خدا اس پر نظر رکھتا ہے اور اسکو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ دنیا اگر تم پر ہنسی کرے تو بیشک کرے۔ تم دنیا کی ہنسی کی پروا نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ خدا ہمارا نابینا ہو گیا اور نہ بوڑھا ہو کر بے قوت ہو گیا ہے۔ بلکہ وہی قادر توانا خدا ہے جو موسیٰ کے وقت میں تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا۔ اسکی طاقتوں میں کچھ فرق نہیں آگیا۔ یاد رکھو کہ جو کچھ میں نے کہا ہے جو اسپر عمل کرے وہ میری جماعت میں داخل ہے۔ [illegible] عملی [illegible] خوب جانتا ہے۔ بہت لوگ [illegible] کے رنگ میں خط لکھتے ہیں کہ ہم [illegible] سے نکالے گئے۔ ایسے موقعہ پر صبر کرنا چاہئے اگر تم دشمنوں سے مار کھاتے ہو تو صحابہ کی طرف نظر کرو۔ دیکھو کہ ان کے تو خون گرائے گئے تھے۔ دیکھو انسان خدا کو کسطرح راضی کر سکتا ہے۔ اسکی رضامندی کی راہ کے واسطے صحابہ کرام کا اسوۂ حسنہ اختیار کرو۔ کسطرح وہ دین کے لئے دنیا سے باہر ہو گئے تھے۔ انسان کو بڑا جوش مال۔ عزت۔ اولاد کے واسطے ہوتا ہے۔ مگر صحابہ نے عزت آبرو اور مال سب کو بر سر طاق رکھدیا۔ اور دراصل کوئی شخص عزت کو پا نہیں سکتا جبتک کہ آسمان سے اس کو عزت نہ ملے۔ سچی اور پاک عزت خدا ہی سے ملتی ہے۔ تم انبیاء سے بڑھ کر نہیں۔ دیکھو نبیوں کو کیسے کیسے دکھ دیئے گئے کیسے برے الفاظ ان کے حق میں بولے گئے۔ ناپاک لوگوں نے آنحضرت کے سر پر گند اور نجاست سے بھری ہوئی چیزیں پھینکیں۔ مگر آپ نے صبر کیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم مجھ سے پیار کرتے ہو تو اس نبی کا اتباع کرو۔ دیکھو اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو رسول کے پیچھے چلو۔ اسمیں شک نہیں کہ مشتعل ہو جانا ایک عام فطرت ہے۔ مگر جو شخص اسپر ترقی نہیں کرتا وہ جانور ہے۔ تم کو جو دکھ اور گالیاں دیجاتی ہیں وہ کچھ چیز نہیں اسکی ہرگز پروا نہ کرو۔ اور انسانوں کے راضی رکھنے کے پیچھے نہ پڑو بلکہ اپنے خدا کو راضی کرو لا الٰہ الا اللہ کا یہی مضمون ہے۔ اگر تم لوگوں کو راضی رکھنے کے واسطے ان کے ساتھ مداہنت سے پیش آؤ گے تو اسمیں تم کو ہرگز کامیابی نہیں ہوگی۔ اگر خدا راضی ہو جائے تو انسان کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ یہ ضروری امر ہے ہر ایک جو سنتا ہے غور سے سنے اور دوسروں کو سنا دے۔ خود دعا میں لگے رہو کہ تمہارا ہتھیار دعا ہی ہے۔ دنیا میں جسقدر پاپ گناہ اور معصیت ہے تم اسکو وعظ اور تدبیر کے ساتھ دور نہیں کر سکتے۔ اس [illegible] کو دور کرنے کے [illegible] ہر ایک [illegible] بیکار ہے [illegible] دعا کے ساتھ تم ان مشکلات کو دور کر سکتے ہو۔ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں لوگوں کے خیالات کو [illegible] اور [illegible] کی طرف پھیرنا ایک بڑا انقلاب چاہتا ہے۔ یہ خدا کے ہاتھ میں ہے کہ اتنا بڑا انقلاب پیدا کرے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرو۔ عام لوگوں کی عادت ہے کہ صرف دنیا کے واسطے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اصل دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دین دعا ہی سے ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالے نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھدی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کیطرح کر دو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑیگا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے۔ جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھدیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں

گناہ اُس میل کیطرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جا سکتی ہے تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں۔ خدا تعالے سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کریگا۔ وہ حلیم ہے اور غفور الرحیم ہے۔ +

دوسری تقریر پوری ہوئی اس کے بعد حضرت نے دعا کی + اب اگلے اخبار سے دوسرے بزرگوں کی تقریریں لکھی جائینگی۔ انشاءاللہ

علم الابدان

مفصلہ ذیل خط اس کالم میں درج ہونے کے واسطے دسمبر ۱۹۴۶ء میں مخدومی اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے ارسال فرمایا تھا چونکہ طبی کالم کے کھولنے کا شروع سال میں ارادہ تھا سو اسلئے یہ مضمون محفوظ رکھا گیا اور اب درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیارے مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "بدر" و ناظرین بدر کی بھلائی کی غرض سے ایک مضمون مفید عام بغرض اندراج اخبار بھیجتا ہوں۔ بالکل تازہ اشاعت میں چھاپکر ممنون منت فرماویں بلکہ آپ مناسب سمجھیں تو ایک حصہ ہمیشہ کے لئے طبی کالم کے نام سے کھولدیں انشاء اللہ مفید کارآمد ہوگا

شدید ہچکی کا

ایک بے نظیر بے ضرر قابل قدر بے لاگت قدرتی علاج

ہچکی ایک ایسا عام فہم لفظ ہے جو [illegible] حجاب حاجز میں یکایک تشنج ہونے کا نام ہچکی ہے۔ جس کے بہت سارے مختلف اسباب ہیں۔ زیادہ رونے و ہنسنے۔ یا معدہ و امعا کی خرش۔ یا تخمہ و بدہضمی یا للیبہ۔ معدہ و پردہ صفاق کی سوزش۔ عورتوں کو رحم کی خراش یا اڈگولہ وغیرہ کے باعث اکثر ہچکیاں آتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

عوام الناس جیساکہ اس مرض اور نام سے واقف ہیں علے العموم ہر شخص کچھ نہ کچھ علاج سے بھی واقف ہوتا ہے۔ مجلس میں جہاں کسی کو ہچکی شروع ہوئی حاضرین میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی علاج بتانے اور اس کے مجرب ہونیکا مدعی پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سب مشہور علاج ہیں۔ اس لئے ان کے دوہرانے کی یہاں ضرورت نہیں معلوم ہوتی معمولی ہچکی کوئی زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ اور زیادہ سے زیادہ دس پانچ منٹ کے بعد رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن زیادہ دیر تک رہے اور معمولی علاجوں سے رفع نہ ہو۔ تو موجب تشویش و تردد اور سخت تکلیف کا ہوتی ہے۔ اسکی تکلیف کو کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جن کو کبھی ہوئی ہو یا کسیکو ہوتے دیکھا ہو۔ ایسی حالتوں میں ضروری ہے کہ کسی لایق معالج کیطرف رجوع کیا جاوے۔

قبل اس کے کہ میں وہ قدرتی علاج بیان کروں جس کا میںنے اوپر سرخی میں ذکر کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ طبی علاج سے بھی ناظرین اخبار کو واقف کردوں شاید کسی کی بھلائی کا باعث ہو۔

ڈاکٹری اور یونانی دونو علاج قریباً اس کے یکساں ہیں۔ لایق ڈاکٹروں کے تجویز کردہ مشہور علاج یہ ہیں۔ عمر کے لحاظ سے چند قطرے سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ملا کر پلائیں (۲) بموجب عمر کے ۱۔۱۵۔۲۰۔۲۰ قطرے سلفیورک ایتھر نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ہر ہر گھنٹہ بعد۔ اگر اس سے نہ رکے تو جوان آدمی کیلئے دوسری خوراک میں ۳۰ بوند ٹنکچر [illegible] ہیئے عرق افیون بھی ملا کر دے سکتے ہیں۔

بدہضمی سے ہو تو سب سے اول غذا کا بندوبست کرنا اور سوڈا واٹر پلانا۔ سنگترے کھلانا۔ ترش میوہ جات کا کھلانا مفید ہے۔ قبض ہو تو مسہل سے رفع کریں۔ اور بھی بہت علاج ہیں۔ جنکا یہاں ذکر کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ اب میں وہ علاج عرض کرتا ہوں جس نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ جمعہ کے روز یکم دسمبر کو خود مجھے قریباً ۱۲ گھنٹے کی تکلیف کے بعد ایک آن واحد اور چشم زدن میں وہ سرور و راحت اور آرام بخشا کہ میں خود حیران رہگیا۔ اس کا ادائے شکریہ میں یہی سمجھا کہ اس سے بذریعہ اخبار اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اطلاع دوں۔ ممکن ہے کہ کسیکو وقت پر کام دے۔ قریباً ۹ یا دس بجے دن کے مجھے ہچکی شروع ہوئی۔ خیر معمولی بات سمجھکر پہلے تو کوئی توجہ نہ ہوئی کہ ابھی بند ہو جائیگی۔ دو گھونٹ پانی پیا اور دم بند کیا ادھر ادھر ٹہلا۔ انہا بیٹھا۔ بار بار لکھنے پڑھنے۔ دوائی بنانے پارسل روانہ کرنے۔ ڈاک دیکھنے وغیرہ میں مشغول ہوا لیکن ہچکی بند ہونی تھیں نہ آئی یہانتک کہ جمعہ کا وقت آگیا۔ کپڑے بدلکر جمعہ پڑھنے گیا لیکن کچھ آرام نہ ہوا بلکہ وقفہ کی حالت کم ہی ہوتی گئی۔ قصہ مختصر آپ یوں سمجھئے کہ رات ہوگئی اور عشاء کی نماز بھی اسی بے چینی میں ہی ادا کی اب حیران تھا کہ یا الٰہی کیا کروں۔ اسی حالت میں پلنگ پر لیٹ گیا بہتیرا چاہا کہ نیند آجائے۔ بہتیری کروٹیں بدلیں۔ اسکا تو اثر بڑھتا ہی چلا گیا۔ آخر کو ایکطرف سانس بندکرکے لیٹ رہا اور ہچکی بھی بدستور آتی رہی۔ دلمیں یکایک ایک ایسی امنگ پیدا ہوئی کہ یا الٰہی کیا خوب ہو کہ اسکا کوئی تیر بہدف علاج سوجھ جائے۔ معاً دماغ میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اس گندی ہوا کا بجائے اندر روکنے کے باہر نکالنا اور بجائے اس کے تازہ ہوا کا معمول سے زیادہ اندر کھینچنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے بس اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً میں نے زور سے گہرے سانس لینے شروع کئے۔ ابھی تین سانس میں نے اس قسم کے لئے تھے کہ بس ہچکی وہیں گم شد گویا یہ شکایت مجھکو تھی ہی نہیں۔ پھر تو میں نے تجربہ کیغرض سے بھی طبیعت کو اسطرف مائل کیا کہ شاید پھر ایک دو بار ہی ہو۔ مگر اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر کہ پھر مطلق نہ ہوئی اور میں آرام سے سوگیا۔ اللہ کرے کہ یہ چند سطور لوگوں کی بھلائی کا موجب ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ ربنا دنیٰ علما

عاجز محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری لاہور